ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۰ - شمارہ نمبر ۱۳
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
کے فوائد و فضائل اور
رموز و نکات

قادیانیوں کیخلاف
آپریشن کلین اپ
کی ضرورت

تاریخ اسلام کا ایک ورق
حاکم وقت
قاضی القضاۃ کی
عدالت میں

یہ
ہے
قادیانی
مذہب

مقام امام
عدل و حریت
مراد رسول صلی اللہ علیہ وسلم
امیر المومنین
حضرت سیدنا
فاروق اعظم
رضی اللہ عنہ

میں نے اسلام میں آکر
خدا کی معرفت حاصل کی
اور اللہ کی معرفت ہی
ہدایت کی اساس ہے
جس معرفت سے نصرانی
ناآشنا اور ناواقف ہیں
ایک متعصب
نصرانی کا
قبول اسلام

مکتوب پشاور

- ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث قادیانی پیشوا کا فرار۔
- فرار میں ملوث دو سپاہیوں کی گرفتاری ضمانت پر رہائی۔
- سکینڈل میں مبینہ طور پر ملوث ایف آئی اے کے افسر کا تبادلہ۔

پاکستان سے باہر اور پاکستان کے خلاف مذموم سرگرمیاں اور لوگوں سے بھاری رقوم حاصل کر کے سرکاری پاسپورٹ پر انہیں بیرون ملک بھجوانے میں ملوث قادیانی گروہ کا سرغنہ ظہور احمد اتوار کے روز صبح سویرے ایف آئی اے پشاور کے دفتر سے پراسرار طور پر ہتھکڑیاں اتار کر فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ ایف آئی اے پشاور زون نے اسے بازید خیل بڈھ بیر سے گرفتار کیا تھا۔ ایف آئی اے حکام نے ملزم ظہور احمد کے خلاف ایک مقدمہ درج کرا کر اس کی تلاش شروع کر دی ہے۔ ایف آئی اے پشاور کے امیگریشن حکام نے ڈیوٹی سے غفلت اور بے احتیاطی برتنے کے الزام میں ایف آئی اے امیگریشن کے ایک سب انسپکٹر طارق یوسف ہیڈ کانسٹیبل نواز اور ڈیوٹی پر موجود دو سپاہیوں میر سید خان اور نیاز محمد کو معطل کر کے ان کے خلاف تحقیقات شروع کر دی گئیں۔ تفصیلات کے مطابق ملزم ظہور احمد اور اس کے والد منظور احمد کو غیر قانونی طور پر لوگوں کو بیرون ملک بھجوانے کے الزام میں گرفتار کرنے کے بعد عدالت سے ان کا جسمانی ریمانڈ حاصل کیا گیا تھا اور ان سے پوچھ گچھ شروع کر دی گئی تھی۔ ملزم ظہور احمد ایف آئی اے پشاور زون کے امیگریشن سیل میں محبوس تھا۔ اتوار کے روز صبح ساڑھے چھ بجے ملزم کی نگرانی پر موجود ایک سپاہی چائے پینے کی غرض سے باہر نکلا اس دوران ملزم ظہور احمد نے کسی طرح ہتھکڑیاں اتاریں اور پراسرار طور پر فرار ہو گیا۔ ادھر حکام کو اس کی اطلاع ملی تو انہوں نے فوری طور پر بڈھ بیر پولیس کے ہمراہ ملزم کے گھر واقع بازید خیل میں چھاپہ مارا لیکن ملزم کے گھر کے تمام افراد افراتفری کی حالت میں گھر سے فرار ہو چکے تھے۔ ملزم کے ایک قریبی عزیز نے پولیس کو بتایا کہ ملزم ظہور احمد نے فرار ہونے کے بعد گھر ٹیلی فون کر کے اطلاع دی کہ وہ پولیس کی حراست سے فرار ہو چکا ہے اس لیے گھر کے تمام افراد روپوش ہو جائیں کیونکہ پولیس اس کی تلاش میں آئے گی۔ ادھر اسی روز تقریباً ساڑھے آٹھ بجے ملزم ظہور احمد کے رشتہ داروں نے مجسٹریٹ مستان خان وزیر کی عدالت میں درخواست دی کہ ملزم ظہور احمد کو ایف آئی اے حکام نے ہلاک کر دیا ہے اور لاش بھی غائب کر دی ہے۔ لیکن بعد ازاں عدالت کو بھی اصل صورت حال سے آگاہ کر دیا گیا۔ ملزم کے فرار ہونے کی اطلاع ایف آئی اے اسلام آباد کو بھی دے دی گئی ہے جس نے فوری طور پر تحقیقات کا حکم دے دیا ہے۔ اور ملزم کی گرفتاری کے لیے ٹیمیں مختلف مقامات پر بھجوا دی گئی ہیں۔

قادیانی گروہ کے سرغنہ کے فرار میں ملوث ایف آئی اے کے دو سپاہیوں میر سید خان اور نیاز محمد کو منگل کے روز مجسٹریٹ مستان خان کی عدالت میں پیش کیا گیا۔ اور دفعہ ۲۲۴/۲۲۳ کے تحت دونوں ملزموں کو ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ واقعات کے مطابق قادیانی گروہ کے سرغنہ ظہور احمد ولد منظور احمد کو غیر قانونی طور پر لوگوں کو بیرون ملک بھجوانے کے الزام میں گرفتار کر کے عدالت سے ان کا جسمانی ریمانڈ حاصل کیا گیا تھا۔ اور ان سے پوچھ گچھ شروع کر دی گئی تھی۔ ملزم ظہور احمد ایف آئی اے پشاور زون کے امیگریشن سیل میں محبوس تھا۔ اتوار کے روز صبح ساڑھے چھ بجے ملزم کی نگرانی پر مامور ایک سپاہی چائے پینے کی غرض سے باہر نکلا تو اس دوران ملزم ظہور احمد کسی طرح ہتھکڑیاں اتار کر فرار ہو گیا۔ ادھر اسی روز تقریباً ساڑھے آٹھ بجے ملزم ظہور احمد کے رشتہ داروں نے مجسٹریٹ مستان خان وزیر کی عدالت میں درخواست دی کہ ظہور احمد کو ایف آئی اے حکام نے ہلاک کر دیا ہے اور لاش غائب کر دی ہے لیکن بعد ازاں عدالت کو بھی اصل صورت حال سے آگاہ کر دیا گیا۔ ایف آئی اے حکام نے ملزم ظہور احمد کے خلاف ایک اور مقدمہ درج کر کے اس کی تلاش شروع کر دی اس دوران ایف آئی اے حکام نے ڈیوٹی سے غفلت اور بے احتیاطی برتنے کے الزام میں ایف آئی اے امیگریشن کے سب انسپکٹر طارق یوسف، ہیڈ کانسٹیبل نواز اور ڈیوٹی پر موجود دو سپاہیوں میر سید خان اور نیاز محمد کو معطل کر کے ان کے خلاف تحقیقات شروع کر دی تاہم ملزم ظہور کی گرفتاری ابھی تک عمل میں نہیں آ سکی۔

باقی صفحہ ۲۵ پر

حضرت امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کو صدمہ

خانقاہ سراجیہ شریف کندیاں ضلع میانوالی ابو حذیفہ جناب محمد حاکم خان طارق نے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی دادی اماں مورخہ ۶ اگست بروز منگل قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ و مغفورہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی سگی چچی تھیں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔ ادارہ ختم نبوت حضرت امیر مرکزیہ سمیت ان کے دیگر پسماندگان کے غم میں برابر کا شریک ہے اور قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہے۔ (ادارہ)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت

جلد نمبر ۱۰ | ۲۱ صفر المظفر تا ۲ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ بمطابق ۶ تا ۱۲ ستمبر ۱۹۹۱ء شمسی | شمارہ نمبر ۱۴

مدیر مسئول — عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱ : مکتوب پشاور ____ ۲
۲ : حمد باری تعالیٰ ____ ۴
۳ : قادیانیوں کے خلاف کریک ڈاؤن (اداریہ) ____ ۵
۴ : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے فوائد و فضائل ____ ۷
۵ : امیر المومنین سیدنا فاروق اعظمؓ ____ ۹
۶ : تاریخ اسلام کا ایک ورق ____ ۱۲
۷ : ایک متعصب نصرانی کا قبول اسلام ____ ۱۴
۸ : آپ کے مسائل اور ان کا حل ____ ۱۶
۹ : بزم ختم نبوت ____ ۲۰
۱۰ : کیا غداروں کے لیے پاکستان میں کوئی قانون نہیں؟ ____ ۲۰
۱۱ : چراغ تلے اندھیرا ____ ۲۱
۱۲ : اخبار ختم نبوت ____ ۲۲
۱۳ : طرابلس میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ____ ۲۲
۱۴ : اٹھارہ افراد نے قادیانیت سے توبہ کرلی ____ ۲۳
۱۵ : یہ ہے قادیانی مذہب ____ ۲۴
۱۶ : انگلش مضمون ____ ۲۶
۱۷ : جنت میں گھر بنائیں ____ ۲۸

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر

محمد انور

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
قانونی مشیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ہفت روزہ ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۴۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

پرنٹر پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۳ ... کراچی

حمد

اے کردگار ارض و سما! تیری حمد ہے
اے شہریار روز جزا! تیری حمد ہے

اے خالق صبح و مسا! تیری حمد ہے
ربّ عطا و جود و سخا! تیری حمد ہے

خوشبوئے گل خرام صبا تیری حمد ہے
شاخوں کے جھومنے کی ادا تیری حمد ہے

تتلی کا رقص، گل کی ادا باد نوبہار
پنہاں سبھی میں تیری ثنا، تیری حمد ہے

کلیوں کا پھول بننا بھی تسبیح ہے تری
چڑیوں کے چہچہوں کی نوا تیری حمد ہے

محسوس میں کروں نہ کروں اور ہے یہ بات
سب کی زباں پہ میرے خُدا تیری حمد ہے

بدر و احد حُنین ہوں یا جنگ کربلا
ہر کارزار عشق و وفا تیری حمد ہے

ایثار و غمگساری و ہمدردی و خلوص
ہر کاروبار صدق و صفا تیری حمد ہے

یارب قیام لیل بھی تعظیم ہے تری
اور پچھلی شب کی آہ و بکا تیری حمد ہے

خلوت کے آنسوؤں میں بھی مُضمر ہے تیری حمد
ٹوٹے ہوئے دلوں کی دُعا تیری حمد ہے

سب کچھ دیا کسی کو، کسی کو برائے نام
تفریق بین شاہ و گدا، تیری حمد ہے

اے وہ کہ بے نیاز ہے ہر شے سے تیری ذات
یہ مبحث فنا و بقا تیری حمد ہے

جس کا تصورات احاطہ نہ کر سکیں
اس سے زیادہ اس سے سوا تیری حمد ہے

پرتو ہے تیرے حُسن کا ہر چہرۂ حسین
اس پر بہار رنگ حیا تیری حمد ہے

اپنی ہر اک خطا پہ پشیماں ہے طفیل
اس کا یہ اعتراف خطا تیری حمد ہے

ڈاکٹر طفیل احمد مدنی

ملک اور اسلام کے خلاف سازشیں کرنیوالے قادیانی گروہ کے انکشاف کے بعد

قادیانیوں کے خلاف آپریشن کلین اپ کی ضرورت۔

ملک میں ایک قانون کے تحت قادیانی، ملحدوں، زندیقوں، مرتدوں اور کافروں کے لیے اسلامی شعائر کا استعمال جرم ہے۔ اگر کسی جگہ وہ اس جرم کا ارتکاب کریں اور اہل اسلام ان کی اس اشتعال انگیز حرکت کا نوٹس لیں تو قادیانی اخبار اور ان کے رسائل و جرائد یہ واویلا شروع کر دیتے ہیں کہ ملک میں ایک "محب وطن"، "امن پسند" اقلیتی جماعت کے ساتھ زیادتیاں کی جا رہی ہیں۔ حالانکہ یہ بات ثابت شدہ ہے کہ قادیانی محب وطن نہیں ملک کے دشمن ہیں۔ امن پسند نہیں تخریب کار ہیں اور انہوں نے قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیے جانے کے باوجود خود کو غیر مسلم اقلیت تسلیم نہیں کیا۔ وہ اپنے اخبارات اور رسائل میں خود کو احمدی لکھتے ہیں۔ جب کہ تقریروں میں مسلمان ہی ظاہر کرتے ہیں۔ جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ وہ پاکستان کے قانون کو تسلیم نہیں کرتے اور جو شخص ملک کے قانون کو تسلیم نہیں کرتا وہ باغی کہلاتا ہے اسی طرح قادیانی بھی ملک کے باغی ہیں اور بغاوت ایسا جرم ہے جو ناقابل معافی ہے۔

افسوس اس بات کا ہے کہ پاکستان میں جتنی بھی حکومتیں آئی ہیں وہ قادیانیوں کے ساتھ ہمیشہ نرمی کا برتاؤ کرتی رہی ہیں اور یہ نرمی کا سلوک اب بھی ہو رہا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ انہوں نے ملک میں جعل سازی کا دھندہ شروع کر دیا ہے۔ اور لوٹ مار شروع کر دی ہے۔ ختم نبوت کے گذشتہ شمارہ میں ہم تفصیل سے یہ خبر شائع کر چکے ہیں کہ ایک قادیانی پیشوا کو اس الزام میں گرفتار کیا گیا کہ اس نے جعل سازی کا ہی دھندہ شروع نہیں کیا بلکہ ملک اور اسلام کے خلاف لٹریچر بھی شائع کر کے تقسیم کیا اس کی کچھ تفصیلات حسب ذیل ہیں۔

۱ — قادیانی پیشوا جو ملک اور اسلام دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے جرم میں گرفتار ہوا اس کا نام ظہور احمد ہے اور اس کا معاون اس کا والد ہے جو پشاور کے نزدیکی قصبہ بازید خیل بڈھ بیر کے رہنے والے ہیں۔

۲ — وہ جعلی پاسپورٹوں کے ذریعے ملازمتوں کا جھانسہ دے کر سادہ لوح افراد کو بیرون ملک بھجواتا تھا۔

۳ — ملزم کا والد معمولی پڑھا لکھا ہے وہ ایک ڈاکٹر کی دکان پر کمپوڈر تھا پھر اس نے بڈھ بیر بازید خیل میں کلینک کھول لیا اور مریضوں کا علاج کرنے لگا۔

۴ — ملزم ظہور محکمہ صحت میں سٹور کیپر تھا اس نے ڈسپنسر کا کورس بھی کر رکھا تھا۔ پھر اس نے ملازمت چھوڑ دی لیکن محکمہ صحت کے بعض اہلکاروں کی ملی بھگت سے وہ غیر حاضری کی تنخواہ بھی وصول کرتا رہا گویا اس کو نوکری سے نہیں نکالا گیا۔

۵ — ایف آئی اے کی چھاپہ مار ٹیم نے پاسپورٹ آفس پر چھاپہ مار کر تمام فائل اپنے قبضہ میں لی تو ملزم ظہور اور اس کی بیوی کے پاسپورٹ فارم بھی ملے جن میں محکمہ تعلیم اور محکمہ صحت کے افسروں کی طرف سے سرکاری پاسپورٹ کے اجراء کے لیے این او سی جاری کیا گیا۔

۶ — وہ اب تک کئی سو افراد کو (غالباً فی کس) ایک لاکھ روپیہ اینٹھ کر انہیں محکمہ صحت اور تعلیم کا ملازم ظاہر کر کے پاسپورٹ حاصل کرتا اور انہیں بیرون ملک بھجواتا تھا۔

۷ — دونوں ملزموں (باپ بیٹا) کے گھر سے چھاپے کے دوران جعلی مہریں اور دوسرے کاغذات جو تفتیش میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں برآمد ہوئے۔

۸ — ملک اور اسلام دشمنی پر مبنی لٹریچر بھی برآمد ہوا۔ اس کے تمام رشتہ دار قادیانی ہیں اور جو بیرون ملک مقیم ہیں۔

۹ — وہ بیرون ملک بھیجے جانے والے تمام افراد کو قادیانی ظاہر کر کے انہیں ملازمت دلواتے تھے اور ان کے پاسپورٹ وہاں جا کر اپنے قبضہ میں کر لیتے تھے۔

۱۰ — ایک خط برآمد ہوا ہے جو بیرونی حکومتوں کو بھیجا گیا جس میں لکھا گیا کہ پاکستان میں قادیانیوں کی تعداد دو کروڑ ہے لیکن ان پر ظلم ہو رہا ہے، ان کے حقوق

غصب کیے جارہے ہیں۔ ان کی جائدادیں ضبط کی جارہی ہیں اس لیے انہیں سیاسی پناہ دی جائے۔

ہم نے ان خبروں کا صرف خلاصہ پیش کیا تھا اس گروہ پر اور بھی بہت سے الزامات ہیں۔ ہم ان ہی کالموں میں ایک طویل عرصہ سے حکمرانوں کو قادیانیوں کی تخریب کاری سے آگاہ کر رہے ہیں لیکن کوئی حکومت بھی ان کی تخریب کاریوں اور اشتعال انگیز کارروائیوں کا نوٹس نہیں لیتی۔ جس کا نتیجہ ہے کہ اب وہ ملک اور اسلام کے خلاف بے دھڑک انداز میں سازشیں کرنے لگے ہیں۔ پہلے بھی ایسے قادیانی گروہوں کو جو ملک کے خلاف سازشوں اور جعل سازیوں میں مصروف تھے۔ گرفتار کیا گیا لیکن معاملہ گرفتاری سے آگے نہیں بڑھتا۔ چونکہ قادیانیوں کے ہاتھ بہت لمبے ہیں اور دولت کی بھرمار ہے اس لیے وہ دولت کے بل بوتے پر جلد رہا ہو جاتے ہیں اور ان پر قائم مقدمات بھی ختم ہو جاتے ہیں۔

اب جس قادیانی گروہ اور اس کے قادیانی سرغنہ کی گرفتاری عمل میں آئی ہے اسے دو دن بھی نہ ہوئے تھے کہ قادیانی سرغنہ پولیس حراست سے فرار ہو گیا ہے۔ کیوں فرار ہوا اس لیے کہ اس گروہ کی پشت پناہی کرنے والے کچھ پردہ نشینوں کے نام ظاہر ہونے کا خدشہ تھا ان پردہ نشینوں نے جو اہم عہدوں پر متعین قادیانی ہی ہو سکتے ہیں اور وہ بھی اس لوٹ کھسوٹ کے دھندے میں شریک تھے اس لیے انہوں نے مذکورہ قادیانی گروہ کے سرغنہ کو فرار میں مدد دی بلکہ ممکن ہے اسے ملک سے باہر نکال دیا ہو۔ ہمارا خیال ہے کہ وہ شخص پاکستانی سرحد پار کر کے قادیان پہنچ گیا ہے جہاں سے وہ بآسانی مغربی ملکوں میں مقیم اپنے خاندانوں اور لڑکوں کے پاس پہنچ جائے گا۔ چلیں گئے بیچارے وہ غریب لوگ جو اس قادیانی گروہ کے جھانسے میں آگئے لاکھوں روپے سے بھی محروم ہو گئے اور گھر بار سے بھی گئے۔

گذشتہ سے پیوستہ سال بھی کراچی ایئرپورٹ پر ایسا قادیانی گروہ پکڑا گیا تھا۔ کراچی میں بھی قادیانیوں نے ایک ادارہ کھولا ہوا تھا جس کی ہم بہت پہلے نشاندہی کر چکے ہیں وہ بھی بے روزگار نوجوانوں کو ملازمت کا جھانسہ دے کر بیرون ملک بھیجتا تھا جہاں ان کے پاسپورٹ قبضہ میں کر لئے جاتے تھے اور ملازمت بھی نہ ملتی تھی آخر انہیں مجبور کیا جاتا کہ وہ خود کو قادیانی ظاہر کریں اور یہ بیان دیں کہ ہم پر پاکستان میں ظلم ہو رہا ہے اس لئے ہم وہاں سے آئے ہیں ہمیں سیاسی پناہ دی جائے۔

اب جس قادیانی گروہ کا انکشاف ہوا ہے اس کا طریقہ کار بھی بعینہٖ وہی ہے یہ بھی معلوم نہیں کہ ایسے کتنے گروہ ہوں گے جو ایسی سرگرمیوں میں ملوث ہیں ہمارے خیال میں ہر شہر میں ایسے گروہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان کا سراغ لگانا حکومت کا کام ہے ہمارا نہیں۔

ہم انہی کالموں میں دعوے کے ساتھ لکھ چکے ہیں اور ہمارا دعویٰ اب بھی قائم ہے کہ قادیانیوں کے دوسرے پیشوا آنجہانی مرزا محمود نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ اولاً تو ملک تقسیم ہو گا نہیں اگر ہو گیا تو ہم کوشش کریں گے کہ دوبارہ متحد ہو جائے اور اکھنڈ بھارت بن جائے۔ ابھی چند ماہ قبل اس کے بیٹے اور موجودہ قادیانی پیشوا مرزا طاہر نے بھی ایک بھارتی رسالے کو ایسا ہی انٹرویو دیا جس کی مرزا طاہر نے ابھی تک کوئی تردید نہیں کی۔ اس لئے اب قادیانیوں نے ملک توڑنے کی مہم شروع کر دی ہے اندرون ملک تخریب کاری کے واقعات گوریلا وار کے انداز میں شروع ہیں۔ جو تربیت یافتہ افراد ہی کر سکتے ہیں۔ اور وہ فرقان بٹالین (جس کا نام خدام الاحمدیہ) ہے کے مسلح اور گوریلا وار کی تربیت پائے ہوئے قادیانی رضاکار ہی ہیں۔ انہوں نے مشرقی پاکستان کو الگ کیا۔ اب باقیماندہ پاکستان کو توڑنے کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کئے ہوئے ہیں۔

اندرون ملک تخریب کاری دھماکے، اغوا برائے تاوان کی وارداتوں کے علاوہ تخریب کاروں کو مالی امداد کے لئے قادیانی جماعت نے قادیانی افسران سے ملی بھگت کر کے جعل سازی کا دھندہ بھی شروع کیا ہوا ہے۔ جس کا بڑا اور واضح ثبوت حالیہ گروہ کا انکشاف اور اس کی ملک اور اسلام دشمن کارروائیاں ہیں۔

اس وقت پاکستان میں عملاً جس جماعت کی حکومت ہے وہ مسلم لیگ ہے جو "خالق پاکستان" کہلانے کے علاوہ اسلام کی بھی علمبردار ہے۔ لیکن اسی "خالق پاکستان" اور اسلام کی علمبردار جماعت کے دور حکومت میں قادیانی ملک اور اسلام کے خلاف لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں۔ اور اسے توڑنے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ جبکہ لیگی حکمرانوں کو صرف اقتدار کی کرسی کی فکر ہے ملک اور اسلام کی نہیں۔ اگر واقعی حکومت ملک کا استحکام چاہتی ہے اور اسلام کے بارے میں مخلص ہے تو پھر اسے قادیانی تخریب کاروں اور جعل سازوں کا سختی سے نوٹس لینا ہو گا اس کا حل ہمارے نزدیک صرف یہی ہے کہ ملک میں ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے فوج اور سول اداروں میں جو قادیانی افسر ہیں انہیں نکالا جائے اور پھر قادیانیوں کے خلاف آپریشن کلین اپ کر کے ان کا صفایا کر دیا جائے۔ آخر سہراب گوٹھ کراچی اور مہمند قبائل کے خلاف آپریشن کلین اپ ہو سکتا ہے۔ جو مسلمان ہیں تو قادیانیوں کے خلاف آپریشن کلین اپ کیوں نہیں ہو سکتا۔ جو پاکستان اور اسلام دونوں کے غدار ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کے فوائد و فضائل اور رموز و نکات

مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اسلام ایک آسان اور سہل شریعت لے کر آیا ہے اس میں محنت کم اور مزدوری زیادہ، عمل مختصر اور ثواب عظیم کے عجیب و غریب پہلو ہیں۔ اس کی نماز و عبادت بھی مسجد کے ساتھ مخصوص نہیں ہر گھر ہر زمین پر ہو جاتی ہے وہ عبادت کے لیے ترک دنیا کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ ایسے کیمیاوی نسخے بتلاتا ہے جن سے دنیا کے کام بھی دین بن جائیں۔ دنیوی مشاغل میں رہتے ہوئے ایک آدمی ذاکر شاغل و اصل بحق ہو جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی اور عملی تعلیمات نے انسان کی ہر نقل و حرکت اور ہر وقت اور ہر مقام کے لیے ذکر اللہ اور دعاؤں کے لیے مختصر مختصر جملے سکھا دیئے ہیں کہ ان کے پڑھنے سے نہ کسی دنیوی کام میں خلل آتا ہے اور نہ پڑھنے والے پر کوئی محنت پڑتی ہے۔ اور وہ اس ادنیٰ سے عمل سے ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے۔ اس پر مزید یہ کہ ان اذکار میں دین و دنیا کی بھلائی کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا سکھائی گئی ہے جس کے نتیجہ میں دینی اور دنیوی ہر طرح کی بھلائی کے دروازے کھلتے نظر آتے ہیں۔

یہ دعائیں مناجات مقبول میں درج کر دی گئی ہیں۔

اسلام کی یہ تعلیمات دین اسلام کی حقانیت کی ایک مستقل دلیل بھی ہیں۔ کیونکہ دین و مذہب کا حاصل ہی یہ ہے کہ بندہ کو معبود سے مخلوق کو خالق سے وابستہ کر دے اسلام کی ان تعلیمات نے انسان کے ہر قول و فعل اور نقل و حرکت میں اس خدائے تعالیٰ کی یاد میں مشغول کر دیا ہے اور وہ بھی ایسے انداز میں کام کرنے والے کو خبر بھی نہ ہو کہ وہ کوئی کام دین کا کر رہا ہے اور خود بخود اس کو دین کی فلاح حاصل ہو جائے۔ دین اسلام کی ان تعلیمات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اپنے ہر کام اور نقل و حرکت کو بسم اللہ سے شروع کرو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ایک ایسا مختصر جملہ ہے جس کے پڑھنے میں نہ کوئی محنت مشقت ہے نہ کوئی وقت خرچ ہوتا ہے مگر اس کے آثار و برکات نہایت دور رس اور عظیم الشان دینی اور دنیوی فوائد پر مشتمل ہیں۔

مومن جب کھانے سے پہلے بسم اللہ کہتا ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ حقیقت اس کے سامنے مستحضر ہے کہ یہ کھانے کا لقمہ جو اس نے اٹھایا ہے اس کی تخلیق میں اس کا بہت کم دخل ہے۔ پورے آسمان و زمین اور اس کے سیاروں اور فضائی قوتوں نے مہینوں اس میں کام کیا ہے جب ایک دانہ زمین کے اندر سے درخت کے روپ میں نکلا ہے پھر لاکھوں جانوروں اور انسانوں نے اس کی حفاظت و تربیت کی خدمت انجام دی یہاں تک کہ وہ کھانے کے قابل لقمہ بنا ہے۔ یہ سب کچھ کسی مخفی قدرت کے کارنامے ہیں۔ انسان کی مجال نہیں کہ ان سب قوتوں سے کام لے سکے۔

اسی طرح جب پانی کے پینے سے پہلے بسم اللہ کہتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پانی کی حقیقت اس کے سامنے ہے کہ کس طرح قادر مطلق نے اس کو سمندر سے بخارات بنا کر اڑایا پھر بادل بنا کر جمایا اور پھر کس طرح اس فضائی مشین نے اس نمکین پانی کو میٹھے پانی میں تبدیل کیا۔ اور پھر بقدر ضرورت پانی کو برسا کر کھیتوں درختوں کو سیراب کیا۔ تالابوں اور پانی کے حوضوں کو وقتی طور پر استعمال کرنے کے لیے بھر دیا۔ اور اس کے بہت بڑے ذخیرے کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر ایک عجیب قسم کا واٹر ورکس بنا کر رکھ دیا۔ جس میں نہ ٹنکی بنانے کی ضرورت ہے نہ اس ٹنکی میں پانی کے سڑنے اور خراب ہونے کا کوئی اندیشہ ہے نہ ان میں دوائیں ڈالنے کی ضرورت ہے۔ بلکہ برف کی شکل میں ایک بحر منجمد پہاڑوں کے اوپر لاد دیا جس میں سے رس رس کر تھوڑا تھوڑا پانی پہاڑوں کی رگوں میں جاتا اور وہاں سے زمین کے نیچے نیچے پوری دنیا کے ہر خطہ میں ایک عجیب قسم کی پائپ لائن کے ذریعہ پہونچتا ہے جس میں لوہے کے خراب اثرات شامل ہونے کے بجائے زمین کے وہ جواہرات گندک وغیرہ شامل ہوتے ہیں جو پانی کی خرابیوں کو دور کر کے نہایت صاف ستھرا بے ضرر کر کے ہر جگہ سے ذرا سا گڑھا کھود کر نکالا جا سکتا ہے۔

آج کا مہذب انسان بلوری گلاس میں پانی ہاتھ میں لے کر حلق میں انڈیلنے سے پہلے اس پر غور کرے تو بے ساختہ فتبارک اللہ احسن الخالقین پکار اٹھے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حقائق کو مستحضر کرنے کے لیے قولاً اور عملاً اس کی تعلیم دی کہ کھانے اور پینے سے پہلے بسم اللہ کہو اور فارغ ہو کر الحمد للہ کہو یعنی جس قدرت نے اس کھانے اور مشروب کو حیرت انگیز کارنامے کے ساتھ تم تک پہنچایا ہے اس کا شکر ادا کرو۔

اسی طرح سواری پر سوار ہوتے وقت جب مومن بسم اللہ کہتا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اس حقیقت کا اعتراف کر رہا ہے کہ نہ سواری میری تخلیق کا نتیجہ ہے نہ اس پر قابو پانا اور کاموں کے لیے دھوپ چھاؤں تر و خشک زمین پر اس کو دوڑانا میرے بس کی بات ہے یہ سب کچھ کسی قدرت کاملہ کے کارنامے ہیں جس نے اپنی پیدا کی ہوئی ان چیزوں کو میرے لیے مسخر کر دیا۔ ذرا غور تو کرو کہ گھوڑا جس کے منہ میں لگام ڈال کر آپ اس کی پیٹھ پر سوار ہونا چاہتے ہیں کیا آپ کی طاقت اس کی طاقت سے زائد ہے کہ آپ اس پر سواری کا شوق لیں اور وہ آپ

کوڈھا کر آپ پر سوار نہ ہوسکے۔ آپ لگام اس کے منہ کے سامنے کرتے ہیں کہ وہ منہ کھول دے۔ لگام لگا کر آپ اس کو جہاں چاہیں دوڑاتے پھریں۔ ذرا عقل و ہوش سے کام لو تو حقیقت کھل جائے کہ یہ سب مالک و خالق کی تسخیر ہے جس نے آپ کو سامنے ایک فرمانبردار نوکر بنا کر کھڑا کر دیا ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد "وذللناها لهم فمنها رکوبهم ومنها یاکلون" کا یہی مطلب ہے۔

آج نئی دنیا کی نئی سواریوں میں سوار ہونے والے عقلاء شاید یہ سمجھیں کہ یہ حیوانی سواریوں کے لیے احکام ہیں موٹر، جہاز وغیرہ تو ہمارے ہاتھوں کے بنائے ہوئے ہیں یہ تو ہماری ہی چیزیں ہیں اس میں بسم اللہ الحمد للہ کا کیا دخل ہے لیکن کوئی ذرا بھی عقل سے کام لے تو اس سائنس زدہ انسان سے پوچھے کہ تیری سواریوں میں لگا ہوا لوہا، لکڑی، ایلومنیم یا دوسری دھاتیں جن سے ان کا ڈھانچہ تیار ہوا ہے ان میں سے کسی چیز کو تو نے پیدا کیا ہے یا تیرے بس میں ہے کہ اس کو پیدا کر سکے پھر ڈھانچہ کو حرکت میں لانے والی الیکٹرک یا اسٹیم جن چیزوں سے پیدا ہوتی کیا وہ چیزیں تیری بنائی ہوئی ہیں یا ان کا بنانا تیرے بس میں ہے تو آنکھ کھل جائے گی۔ معلوم ہوگا کہ اپنی قدرت و اختیار کے سارے دعوے خالص فریب ہی فریب تھا۔ ان سواریوں میں بھی جو چیزیں کام کر رہی ہیں ان کی پیدا کرنے والی قدرت وہی ایک ذات ہے۔ اس لیے ان کا استعمال اسی کے نام سے شروع ہونا چاہیئے اسی کے شکر پر ختم ہونا چاہیئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حقیقت کو سامنے لانے کے لیے تلقین فرمائی کہ سواری پر سوار ہوتے وقت پڑھو بسم اللہ مجرىها ومرسٰها۔

اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ جب سونے کے لیے بستر پر لیٹو تو زبان سے کہو بسم اللہ ربی وضعت جنبی یعنی میں اپنے پروردگار کے نام پر اپنا پہلو بستر پر رکھتا ہوں اس میں بھی یہی حکمت مستور ہے کہ یہ مستحضر ہو جائے کہ اول تو یہ راحت کے سامان اور سارے فکروں سے فارغ ہو کر لیٹنا بھی اس کے بس کا نہیں وہ بھی رب العالمین ہی کا ایک انعام ہے۔ اس کے علاوہ نیند آ جانا تو ظاہری اسباب کے اعتبار سے بالکل اس کے اختیار میں نہیں نہ اس کی کوئی تدبیر نیند کو بلا سکتی ہے۔ حق تعالیٰ کی حکمت بالغہ ہی نے ایسا نظام بنایا ہے کہ رات کے ہوتے ہی ہر جانور اور انسان کو اپنی آرام گاہ کی تلاش ہوتی ہے وہاں پر پہنچ کر نیند غالب ہوتی ہے۔ دن بھر کا ہارا تھکا جاندار اس نیند کے ذریعہ تازہ دم ہو جاتا ہے یہ بھی قدرت ہی کا حیرت انگیز نظام ہے کہ سارے جہان کے جانوروں اور انسانوں کو ایک ہی وقت نیند آتی ہے۔ اگر دوسرے کاموں کی طرح سونے کا بھی وقت ہر ایک انسان اور جانور کا الگ الگ ہوتا تو دوسروں کے شور و غل اور چہل پہل سے سونے والوں کی نیند بھی حرام ہو جاتی اور دنیا کے کاموں میں یوں خلل پڑتا کہ جس وقت ایک جماعت سو رہی ہے تو دوسری جاگ رہی ہے جب سونے والے اٹھیں گے تو وہ سو جائیں گے۔ ان کے آپس کے معاملات کس طرح طے ہوں گے اور دنیا کی طرح میں جو تعاون و تناصر ساری مخلوق کا درکار ہے وہ کیسے قائم رہے گا۔

خلاصہ یہ ہے کہ سوتے وقت ایک حرف بسم اللہ نے مومن کے لیے اتنی بڑی معرفت کا دروازہ کھول دیا۔

اسی طرح بیت الخلاء میں جانے سے پہلے بسم اللہ کہنا یہ تعلیم دیتا ہے کہ کھائی ہوئی غذا کو جزو بدن بنانا اور فضلہ کو خارج کر دینا یہ دونوں کام انسان کے بس میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی کی حکمت و قدرت سے یہ سب کام انجام پاتے ہیں۔ وضو کے شروع میں بسم اللہ کہنے کی بڑی تاکید آئی ہے بعض ائمہ کے نزدیک تو بغیر بسم اللہ کے وضو ہوتا ہی نہیں۔ اور نماز کی تو ہر رکعت بسم اللہ سے شروع کی جاتی ہے۔ قرآن کریم کی ابتداء بسم اللہ سے ہوئی ہے۔ دُرِ منثور میں بحوالہ دارقطنی ابن عمر سے نقل کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل امین جب کبھی میرے پاس وحی لے کر آئے تو پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے تھے۔

اسی طرح اسلامی تعلیم یہ ہے کہ انسان اپنی ہر نقل و حرکت اور ہر کام کے شروع میں بسم اللہ پڑھے۔ اللہ کے نام پر شروع کرے اور اسی پر ختم کرے جو عین ان کاموں کے اشتغال کے وقت بھی اس کو ایک عارف و ذاکر بنا دے گی۔ اور اس کے بعد بھی ہزاروں برکات و ثمرات لائے گی۔ گویا بسم اللہ ایک کیمیا ہے جو خاک کو سونا بنا دیتی ہے۔

اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

کل امر ذی بال لم یبدأ ببسم اللہ فهو اقطع

یعنی جو معتد بہ کام بسم اللہ سے شروع نہ کیا جائے وہ بے برکت ہے۔

قرآن کریم میں الزمهم كلمة التقوىٰ کی تفسیر امام زہری نے یہی فرمائی ہے کہ کلمہ تقویٰ سے مراد بسم اللہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام اور تمام مسلمانوں کو اس کا پابند بنایا ہے (از رسالہ تنظیم مولانا لکھنوی)

افسوسناک غفلت

دنیا نے نیا رنگ و روپ بدلا۔ نئی تعلیم آئی۔ نئی تہذیب چلی مگر وہ ایسے لوگوں کی طرف سے آئی جن کے یہاں خدا ہی کا کوئی تصور نہیں۔ ان کے کسی کام کی ابتداء بسم اللہ کیوں ہوتی۔ ان کی تقریر تحریر بھی اس نور و برکت سے محروم ہیں۔ افسوس کی چیز ہے کہ مسلمانوں نے اور چیزوں میں تو ان کی نقل اتاری ہی اس غفلت پر ناز میں بھی انہیں کی تقلید کرنے لگے۔ تقریر تحریر کو بسم اللہ اور خطبہ مسنونہ سے شروع کرنا دقیانوسیت اور ملائیت کی علامت قرار دے دیا۔ جو ان کے نزدیک سب سے بڑا جرم ہے۔ کھانے پینے چلنے پھرنے میں ان کو کبھی خدا یاد نہیں آتا۔

کس قدر محرومی اور بدنصیبی ہے کہ یہ چھوٹا سا بے محنت عمل جو کیمیا کا حکم رکھتا ہے اس سے بھی اپنے آپ کو محروم کر لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس مختصر مضمون کی اصل غرض مسلمانوں کو اسی ہی غفلت پر تنبیہ کرنا ہے کہ اور کچھ نہیں ہوتا تو اس بے محنت کام سے تو محروم نہ رہ جائیں۔ اور اس کی برکات و فضائل کو بلاوجہ ضائع نہ کریں۔

⁂ ⁂ ⁂

مقام امام عدل وحریت، مراد رسول صلی اللہ علیہ وسلم

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

تحریر: محمد عبد الرحمٰن جامی نقشبندی، جلال پور پیروالا

اسم مبارک ـــــ عمرؓ

لقب ـــــ فاروق

کنیت ـــــ ابوحفص

نسب قریش کی ایک نامور شخصیت عدی ابن کعب ان کے اجداد میں سے تھے جبکہ کعب رحمت دو عالم ﷺ کے جد اعلیٰ تھے اس لحاظ سے آپ آٹھویں شاخ میں رحمت دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے متصل ہیں۔

ظہور اسلام سے ۲۷ اور ہجرت رحمت کائنات سے ۴۰ برس قبل خطاب بن نفیل کی زوجہ حنتمہ کے بطن سے پیدا ہوئے ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں حضرت عمرو بن عاص کی روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں ہم چند احباب ایک اجتماع میں بیٹھے تھے کہ دفعتاً شور سنائی دیا خطاب ابن نفیل کے گھر بیٹا پیدا ہوا ہے یہی تو وہ بچہ تھا جس نے آگے چل کر امام عدل و حریت بننا تھا۔ اور جس کی جلالت کردار سے پوری دنیا میں شور بپا ہونا تھا۔ بچپن اور لڑکپن والد کے زیر سایہ گذرا۔ پیشہ تجارت تھا شجاعت خطابت، سپہ گری، کتابت اور علم انساب جیسی خوبیاں تو وراثت میں ملی تھیں۔ بازار عکاظ میں جہاں بڑے نامور پہلوان قوت آزمائی کو آتے تھے ان کے مقابلے میں پٹ جاتے تھے۔ سن شعور کو پہنچے تو ان کی فطانت و ذہانت کو دیکھ کر قریش نے انہیں سفارت کے منصب پر فائز کر دیا۔ اللہ کریم کے رسول نے ابن خطاب کے سراپا میں چھپا ہوا فاروق اعظم دیکھ کر اللہ کریم سے انہیں مانگا

اللھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب

او بعمرو بن ھشام

کہ اے اللہ اسلام کو عزت عطا کر عمر بن خطاب سے یا عمرو بن ہشام سے۔

قبول اسلام

ظہور اسلام کے وقت سرداران قریش کی طرح ابن خطاب بھی فرزندان اسلام کے دشمن تھے۔ اور داعیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف طرح طرح کے منصوبے بنائے جا رہے تھے۔

ادھر شمع ہدایت کی کرنیں ان کے گھر میں ضو فگن ہوئیں اور حضرت عمرؓ کے بہنوئی سعید بن زید ایمان لائے پھر ان کی اہلیہ فاطمہ بنت خطاب دولت ایمان سے مالا مال ہوئیں سیدنا عمرؓ ایک شب اشتعال و غضب کے عالم میں شمع حق و صداقت کو بجھانے کے لئے روانہ ہوئے راستے میں نعیم بن عبداللہؓ سے ملاپ ہو گیا تو انہوں نے باخبر کیا کہ گھر کی خبر لو آپ کے بہنوئی اور بہن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے رضا کار ہو گئے غیظ و غضب ہو کر بہن کے گھر آئے اور بے تحاشہ بہن کو مارنا شروع کر دیا۔ وہ لہو لہان ہو گئیں۔ فاطمہ بنت خطاب نے اپنے خون آلودہ چہرے سے سیدنا عمرؓ کی جانب دیکھا۔ اور فیصلہ کن انداز میں کہا۔ دیکھو بھیا ہم مسلمان ہو چکے ہیں اور ہاں یہ وہ نشہ نہیں جسے تلخی اتار دے۔ تمہارے بازو میں جتنی قوت ہے آزما لو جسم تو ریزہ ریزہ ہو سکتا ہے لیکن دامن مصطفےٰ ﷺ نہیں چھوڑا جا سکتا۔ فرط حیرت میں خاموش بیٹھ گئے۔ اور پھر کہا وہ کلام دکھاؤ جو تم پڑھ رہے تھے۔ بہن نے واضح کیا کہ اس کلام پاک کو ناپاک مشرک تو چھو بھی نہیں سکتا تو انہوں نے غسل کیا پھر کلام اللہ کو پڑھنا شروع کیا۔ انا قد اوحی الینا ان العذاب علی

من کذب وتولی

ہمیں بذریعہ وحی بتایا گیا کہ عذاب ہے اس کے لئے جو جھٹلائے اور سرکشی کرے بے ساختہ بول اٹھے واللہ میں اسے نہیں جھٹلا سکتا۔ بہن اور بہنوئی سے درخواست کی کہ مجھے اب منزل عشق تک پہنچا دو میں اللہ کریم کے رسولؐ کا رضا کار ہوں۔ ادھر ہادی عالمؐ کی دعا شرف قبولیت سے نوازی جا چکی تھی۔ اے اللہ اسلام کی آبیاری کے لئے عمر بن خطاب مجھے عطا کر دے۔ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ان دنوں مخزومی قبیلے کے ایک سردار جناب ارقم کے ہاں کوہ صفا کے قریب ہی قیام پذیر تھے ابن خطاب یہیں حاضر ہوئے۔ حلقۂ رسالت میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ اور عسکری محاذ سے ہٹ کر پہلی بار نعرۂ تکبیر بلند ہوا جس سے اطراف کی پہاڑیاں گونج اٹھیں گویا یہ اعلان فطرت تھا کہ اب اسلام خلوت سے جلوت میں جلوہ افروز ہوگا یہ نبوت کا پانچواں سال تھا اور اس وقت تک صرف چالیس مرد اور چند ایک خواتین مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے۔ لیکن کفار و مشرکین کے بربنائے ظلم و ستم کی وجہ سے علانیہ عبادت و تبلیغ مسدود تھی۔

مگر ابن خطاب کی آمد سے تو فضا ہی بدل گئی۔ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا عمرؓ تیاری کرو زندگی کی پہلی نماز ہماری اقتداء میں ادا کرنے کا شرف حاصل کرو۔ ابن خطاب نے عرض کیا مگر یہاں کیوں بیت اللہ میں نماز ادا کیوں نہ کریں۔ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری قوم کو یہ گوارا نہیں۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے عرض کیا۔ اللہ کے محبوب میں بیت اللہ میں جا کر اعلان کرتا ہوں آپ تشریف لائیں۔

بیت اللہ میں پہلی نماز باجماعت

سیدنا فاروق اعظمؓ دار ارقم سے باہر نکلے پھر کوہ صفا پر کھڑے ہو کر اعلان کیا مشرکین مکہ سنو آج کے بعد یہ بازو یہ شباب اور میری زندگی کا ایک ایک لمحہ وقف اسلام ہو چکا۔ میرا قائد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے زیر سایہ نماز ادا کرنے آرہا ہے کون ہے جو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ روک سکے۔ مکہ کے در و دیوار پر سناٹا تھا کسی میں یہ ہمت نہ تھی کہ وہ ابن خطاب کی جلالت کا سامنا کر سکے۔ اسلام پورے جاہ و جلال کے ساتھ جلوتوں سے ہمکنار ہوا سید المرسلینؐ فرزندان اسلام سمیت دار ارقم سے باہر نکلے اور بیت اللہ میں نماز ادا فرمائی

فاروق اعظمؓ کا خطاب

اسلامی تاریخ میں یہ پہلی نماز باجماعت تھی جو فرزندان اسلام نے رحمت دو جہاں کی اقتداء میں بیت اللہ کے زیر سایہ ادا کی۔ اور اسی موقع پر رحمت دو عالم نے ابن خطاب کو فاروق کا خطاب مرحمت فرمایا۔ تاریخ نے اسی پس منظر کے پیش نظر اسلام کے اس مایہ ناز فرزند کو خراج تحسین پیش کیا۔ جس نے برملا ایمان کا اعلان کیا جس نے بیت اللہ کا بند دروازہ کھولا جس نے علانیہ ہجرت کی وہ عمر بن خطاب فاروق اعظمؓ بن کر میدان عمل میں آئے اور پھر تاریخ میں وہ نقوش ثبت کئے کہ انسانیت تا قیامت ان پر رشک کرتی رہے گی۔ مکہ میں اسلام کی دعوت و تبلیغ کے بڑے صبر آزما مرحلوں سے گزرنے کے بعد اللہ کے حکم سے فرزندان اسلام نے مدینہ منورہ کو ہجرت کی۔ تو سیدنا فاروق اعظمؓ نے بھی عزم ہجرت کیا مگر مکہ کے معروف ترین مقام پر کھڑے ہو کر دشمنان اسلام کو للکارا میں مدینہ جا رہا ہوں اور دیکھنا چاہتا ہوں کون ہے جو میرے راستے میں رکاوٹ بنے سکوت مرگ طاری تھا کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ وہ شفیع المذنبین رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے فاروق اعظمؓ کا سامنا کر سکے۔ آپ پورے اطمینان و سکون سے مدینہ منورہ روانہ ہوگئے۔ مدینہ منورہ میں قبا میں حضرت رفاعہ بن منذر کے مکان میں قیام پذیر ہوئے۔ یہاں تک کہ ربیع الاول ۱۳ نبوی مطابق دسمبر ۶۲۲ء کو رحمت کائناتؐ اپنے یار غار امام الصحابہ خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ تشریف لائے اور مدینہ، مدینہ منورہ ہو گیا۔ بارگاہ عالم کی مجلس شوریٰ کا ہیں سیدنا فاروق اعظمؓ اہم رکن تھے اور آپ کی اصابت رائے ہمیشہ منفرد رہی۔

سیدنا عمرؓ اور قرآن

بارگاہ رسالت میں متعدد بار ابن خطاب کا مشورہ وحی الٰہی کا مصداق ٹھہرا۔ اور قرآن حکیم کی متعدد آیات فاروقی تجویز کی حمایت میں اتریں۔ مثلاً پردہ کا حکم، شراب کی حرمت، منافق کی نماز جنازہ سے ممانعت، مقام ابراہیم پر نوافل کی ادائیگی، سیدہ عائشہؓ کی برأت و دیگر متعدد آیات ان کے حق کی تائید میں نازل ہوئیں۔

غزوات و سرایا میں شرکت

میدان جنگ میں تو سیدنا فاروق اعظمؓ کے جوہر نکھرتے تھے چنانچہ غزوۂ بدر میں اپنے حقیقی بھائی ماموں عاص بن ہشام کو اپنے ہاتھوں جہنم رسید کیا۔ کہ وہ دشمن اسلام تھا۔ غزوہ احد میں ابن خطاب کی ثابت قدمی مثال بن گئی۔ جب ابوسفیان نے تعلی کا اظہار کیا تو حکم رسولؐ سے سیدنا فاروق اعظمؓ نے اسے دندان شکن جواب دے کر مایوس کر دیا کہ اے دشمن اسلام اللہ ہی بلند و اعلیٰ ہے اس کے رسول کا بول بالا ہے۔ اور مشرکین کا منہ کالا ہے۔ اسی طرح غزوہ بنو المصطلق، حدیبیہ و خیبر اور حنین و تبوک میں سیدنا فاروق اعظمؓ کا کردار تاریخ کا ایک روشن باب ہے فتح مکہ کے موقع پر اللہ کریم کے رسولؐ کی بارگاہ میں فاروق اعظمؓ کی مقبولیت کی عجیب شان تھی۔ رحمت دو عالمؐ نے فاتح مکہ بن کر بیت اللہ کے دامن میں خطاب فرمایا اس کے بعد سیدنا عمر فاروق اعظمؓ کا ہاتھ پکڑ کر کوہ صفا پر تشریف لائے جہاں لوگوں نے بیعت کی۔ سیدنا فاروق اعظمؓ پہلوئے رسالت میں تشریف فرما تھے۔ عورتوں نے بیعت کرتے ہوئے مسائل تو رحمت عالمؐ سے دریافت کئے لیکن حکم رسولؐ پر ان چھ گناہوں سے بچنے کے لئے بیعت عمر فاروقؓ سے کی جن کا ذکر سورہ الممتحنہ کی بارھویں آیت میں کیا گیا ہے۔ ۹ھ ہجری کے پانچویں ماہ میں غزوۂ تبوک کی تیاری کے موقع پر صورت حال یہ تھی کہ ادھر ہرقل روم نے پوری عیسائی دنیا کی اجتماعی قوت کو یکجا کر کے مرکز اسلام پر یلغار کرنا چاہی ادھر عسرت و بے سروسامانی کا عالم۔ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے صحن مسجد نبویؐ میں دعوت ایثار دیتے ہوئے مسلمانوں کو ترغیب دی کہ آج راہ حق میں جو لا سکتے ہو پیش کرو سیدنا فاروق اعظمؓ نے اس موقع پر یوں ایثار کی کہ اپنے مال و متاع کا نصف حصہ رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کر دیا۔ اس موقع پر دل کے بیمار منافقین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ سب نمائش ہے اور ریاکاری۔ سیدنا فاروق اعظمؓ نے یہ سن کر صبر کیا خاموش رہے مگر ان کے خدا نے دفاع کرتے ہوئے سورہ توبہ کی آیت نمبر ۷۹ میں عمرؓ اور ایسے مخلص مسلمانوں کے جذبہ و ایثار کو سراہتے ہوئے شرف قبولیت سے نوازا۔

حدیث شریف کی معروف اور مستند کتاب

آثار السنن

تالیف: علامہ محمد بن علی النیموی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۲۲ھ

اردو ترجمہ، اعراب، حاشیہ، تخریج

مولانا محمد اشرف فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

پہلی بار اصل متن و ترجمہ یکجا شائع کیا جا رہا ہے۔ علماء اور عوام الناس کی سہولت کے لیے اعراب لگائے گئے ہیں ترجمہ نہایت آسان سلیس اردو اور عام فہم انداز میں کیا گیا ہے ہر حدیث کا حوالہ مع باب و جلد بھی درج کر دیا گیا ہے۔ ضروری اور اہم مقامات پر مختصر اور مفید حواشی درج کیے گئے ہیں۔ دینی مدارس کے طلباء اور عوام الناس کے لیے یکساں مفید ہے۔

عمدہ طباعت، خوبصورت جلد، قیمت ۱۵۰/- روپے

آثار السنن مع التعلیق الحسن عربی

مجلد و مصححہ

مولانا محمد اشرف فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

اعراب، تخریج اور تحقیق کے ساتھ معیاری کتابت

عمدہ طباعت، خوبصورت اور مضبوط جلد۔

قیمت، ایک سو روپیہ

مکتبہ حسینیہ قذافی روڈ گرجاکھ گوجرانوالہ

خلافتِ فاروقی

وصالِ نبویؐ کے بعد خلیفہ بلافصل امام الصحابہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو متفقہ طور پر امت نے اپنا قائد و جانشینِ رسول منتخب کر لیا۔ صدیقی دورِ خلافت میں سیدنا فاروق اعظمؓ نے اساسی مشیر و وزیر کا تاریخ ساز کردار ادا کیا۔ یہ اس دور کی برکتیں تھیں کہ صرف ۲۷ ماہ کی مختصر مدت میں اسلامی انقلاب کی کرنیں پوری دنیا میں پھیلنے لگیں۔ سلطنتِ اسلامیہ کی بنیادیں مستحکم ہوئیں خلافِ اسلام فتنوں کی مؤثر سرکوبی ہوئی ان تمام فتوحات و کامرانیوں میں سیدنا عمرؓ سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے سب سے قریب و معتمد رفیق نظر آتے ہیں بلکہ یوں لگتا ہے کہ انہوں نے اپنے بعد امتِ مصطفویؐ کی قیادت و رہنمائی کا بوجھ اٹھانے کے لئے عمر فاروقؓ کو تیار کیا گیا۔ یہ اتنا بڑا احسان ہے خلیفۂ اول کا کہ امت تاقیامت ان کی ممنون رہے گی۔

آغازِ خلافت

امام الصحابہ خلیفہ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیقؓ جب اس دارِ فانی سے جانے کی تیاری کر رہے تھے تو اپنے اساسی مشیروں سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ، سیدنا عثمان ذوالنورین سیدنا طلحہؓ، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوفؓ جیسے جلیل القدر صحابہؓ سے مشورہ کیا۔ سب نے بالاتفاق سیدنا فاروق اعظمؓ کے حق میں رائے دی چنانچہ خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے شرحِ صدر کے ساتھ سیدنا فاروق اعظم کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ یہ بظاہر نامزدگی ہے مگر اس کے پس منظر میں امت کا جمہوری ذوق کارفرما ہے۔ جس کے نتائج دلیل بن کر سامنے آئے کہ ان کے دس سالہ دورِ خلافت میں ہونے والے عسکری و انتظامی فیصلوں کو پوری امت کی تائید و حمایت حاصل رہی۔

فتوحات کا سیلاب

فاروقی خلافت کے آغاز ہی سے عسکری جدوجہد کا انقلابی دور شروع ہوا۔ اور فتوحات کا تو گویا سیلاب آ گیا جس کے نتیجہ میں عراق، شام، ایران، بلوچستان، مکران، مصر، اردن، آرمینیہ، جزیرہ، خراسان، آذربائیجان اور کرمان جیسے علاقے مشرف با اسلام ہو کر سلطنتِ اسلامیہ کا حصہ بن گئے۔ دیگر بے شمار معرکوں کے علاوہ مندرجہ ذیل معرکۃ الآرا فتوحات ہماری عسکری تاریخ کے ماتھے کے جھومر ہیں جو دورِ فاروقی میں نصیب ہوئیں قادسیہ سنہ ۱۴ھ، حمص سنہ ۱۵ھ، روم سنہ ۱۵ھ، بیت المقدس سنہ ۱۶ھ، قیساریہ سنہ ۱۹ھ، عراق و ایران کی مکمل فتح سنہ ۲۱ھ، اسکندریہ سنہ ۲۱ھ۔ مکران سنہ ۲۳ھ اور مصر وغیرہ ان تاریخ ساز معرکوں میں فرزندانِ اسلام کی سرفروشانہ جدوجہد اور عبرتناک و حیرت افزا کارناموں کی تفصیلات کیلئے تو ہزاروں صفحات کی وسعت چاہئے۔ مگر اختصار کے ساتھ کچھ اجمالی جھلک، خلاصہ یہ کہ سیدنا فاروق اعظمؓ کی ولولہ انگیز پرشکوہ قیادت نے رومی و ایرانی بادشاہوں کے صدیوں پرانے بت پاش پاش کر کے کرۂ ارض کو استحصالی نظام سے بچا کر عدل و انصاف سے معمور کر دیا۔ جس کی بدولت امن و خوشحالی کا وہ دور آیا کہ اللہ کریم کی بیکراں رحمتیں نازل ہوئیں۔ ۲۲ لاکھ مربع میل کی اسلامی سلطنت میں کوئی بھی محتاج و دست نگر نہ رہا۔ مرکزی بیت المال سے کوئی شخص زکوٰۃ لینے والا نہیں ملتا تھا۔

عادل حکمران

سیدنا فاروق اعظمؓ کا حکم عناصرِ اربعہ نے مانا خط لکھا تو دریا نے اطاعت کی پیغام دیا تو ہواؤں نے غلامی کی مٹھی بھر پانی پھینکا تو آگ ٹھنڈی ہو گئی۔ پاؤں کی ضرب لگائی تو زلزلے کی ہلتی ہوئی زمین پرسکون ہو گئی۔ یہ سچ ہے کہ

من کان للہ کان اللہ لہ

جو اللہ کا بن جائے اللہ کریم اس کا حامی ہوتا ہے۔

عادلانہ مساوات

امیر المؤمنین امام المتقین خلیفہ عادل و برحق سیدنا عمرؓ کا ذوق یہ تھا کہ ہر شخص کو ہر وقت اور ہر حال میں انصاف ملنا چاہئے۔ وہ اس اصول میں کسی امتیاز کے روادار نہ تھے۔ ایک گورنر سے لے کر عام شہری تک قانون کی نظر میں سب برابر تھے۔ ایسے بے شمار واقعات ہیں۔ کہ ایک عام آدمی کے مقابلہ میں اہم ترین شخصیتوں کو انصاف کی کسوٹی پر پرکھا گیا وہ کہا کرتے تھے وہ قومیں باوقار زندگی گذارنے کے کوئی حق نہیں رکھتیں جن کے بنائے ہوئے قوانین کمزوروں کو پیسیں اور طاقتوروں سے پسیں۔ وہ شاہانہ نزاکتوں، نفیس لباس اور امتیازی رہن سہن سے گریزاں تھے۔ وہ اپنے قائد اعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باوقار سادگی، قناعت و درویشی، اور استغناء کے حقیقی نمائندہ تھے ان کے شب و روز سراسر بے تکلف زندگی کے آئینہ دار تھے۔ دنیا کی تاریخ کا مطالعہ کیجئے۔ اور دیکھئے کوئی ایسا حکمران آپ کو نظر نہیں آئے گا جس کی بے پناہ قیادت نے صدیوں پرانی بادشاہتیں پیوند زمین کر دی ہوں۔ لاکھوں مربع میل پر مشتمل وسیع علاقے فتح کئے ہوں دنیا کی دو بڑی طاقتوں رومی قیصر و ایران کسریٰ کے پرچخے اڑا دیئے ہوں بادشاہوں کے تاج و تخت روند ڈالے ہوں۔ مگر اپنا رہن سہن کہ کرتہ پر ۱۷ پیوند نظر آئیں پانی کا مشکیزہ خود اٹھا کر بیواؤں کے گھروں میں پہنچانا اور غلہ کی بوریاں خود اٹھا کر لے جاتے نظر آئے۔ فرشِ خاک پر اینٹ پر سر رکھ کر سو جاتا ہے۔ اپنے سارے کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہو چشم خدم سے ناآشنا مگر اس کے نام سے دنیا ظلم و ستم لرزہ براندام ہو وہ محمد عربیؐ کا عمر فاروقؓ نہیں تو اور کون ہے۔ فاروقی عدل نے آقا و غلام کو ایک جگہ لا کھڑا کیا۔ ہوس زر جو انسانی معاشرہ میں رقابتوں، انتشاروں اور عداوتوں کو جنم دیتی ہے کا خاتمہ کیا دولت کو چند ہاتھوں میں جمع ہونے سے بچا کر اجتماعی مقاصد اور ہمہ گیر منصوبوں پر خرچ کیا۔ گورنروں کو ہدایات جاری کیں باریک لباس سے اجتناب کیا جائے دروازوں پر دربان کھڑے نہ کئے جائیں تاکہ لوگ احساس کمتری کا شکار نہ ہوں اور بہ آسانی وہ اپنی آواز تم تک پہنچا سکیں۔

فاروقی اصلاحات

فاروقی دور کی اصلاحات کا اجمالی نقشہ کچھ اس طرح سامنے آتا ہے۔

عدالت گاہوں کا قیام ججوں (قاضیوں) کا تقرر۔
تاریخ اور سنہ کا اجراء فوجی دفاتر کا قیام، اسلحہ ساز فیکٹریوں

باقی صفحہ ۲۶ پر

تاریخِ اسلام کا ایک ورق

حاکمِ وقت قاضی القضاۃ کی عدالت میں

ڈاکٹر محمد مجیب الرحمٰن ایم اے راجشاہی

یہ تاریخ کا ایک دلچسپ اور سبق آموز واقعہ ہے۔

خود امیر المومنین مامون کے وزیر حسن بن سہل کا بیان ہے کہ ایک دن مامون حسب معمول اپنے ایوان خلافت کے زر کار مسند پر جلوہ افروز ہو کر مظالم کا جائزہ لے رہا تھا دفعتاً ایک اجنبی اس کے روبرو نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک رقعہ تھا جس پر حسب ذیل کی سطر مرقوم تھی۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم امیر المومنین کی طرف سے ظلم کی داد خواہی"۔

مامون نے کہا:۔ کیا میری طرف سے ظلم؟

اجنبی:۔ تو میں خلیفہ کہہ کر بات اور کس سے کر رہا ہوں!

مامون:۔ بتاؤ تمہارا دعویٰ کیا ہے؟

اجنبی:۔ تیس ہزار درہم۔

مامون:۔ کیسے؟

اجنبی:۔ آپ کا وکیل سعید تیس ہزار درہم پہ گوہر خرید کر قصر خلافت میں لایا تھا مگر اب تک قیمت ادا نہیں کی۔

مامون:۔ سعید نے تم سے گوہر خریدا۔ بہت اچھا کیا۔ لیکن مجھ سے قیمت طلب کرنے کا کیا مطلب؟

اجنبی:۔ اس لیے کہ آپ کی طرف اس کی وکالت بھی تو بجا ہے۔

مامون:۔ تمہاری بات کی تین ہی وجوہ ہو سکتی ہیں۔ اول یہ کہ غالباً یہ چیز سعید نے تم سے خریدی اور ادائیگی کا وعدہ کر کے بیت المال سے رقم بھی وصول کر لی مگر تمہیں نہ دی۔ یا تو اس نے تمہیں قیمت ادا کر دی لیکن پھر بھی تم خواہ مخواہ جھوٹ موٹ دعویٰ کر رہے ہو یا اس نے خریدی تو تھی (خواہ اس میں اس کا فائدہ ہو یا نقصان) لیکن مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی اور نہ ہی میں اس کو اپنا کیا ہوا ظلم تصور کرتا ہوں۔

(۲)

ناظرین یہ ہی سمجھتے ہوں گے کہ اس اجنبی کے بارے میں مامون کا جواب بالکل ہی معقول اور حق بجانب ہے اور زیادہ سے زیادہ یہی ہو سکتا ہے کہ مامون فریادی وکیل سعید سے بازپرس کر کے فریادی کو اپنا حق دلوا دے۔ اگر وہ مکر گیا یا ٹال مٹول سے کام لیا تو قاضی کے سامنے معاملہ پیش کرے لیکن مامون کی الزام سے بہرکیف عہدہ برآ ہے...... لیکن اب وقت یہ ہوئی کہ اجنبی نے مامون کے اس جواب پر قناعت نہ کی اور یوں گویا ہوا:

اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے آپ کو عہدہ و شرف کی بلند و بالا چوٹی پر سرفراز فرمایا۔ تو کیا میرے اس معاملہ کو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کی روشنی میں نبھانا آپ کا فرض نہیں ہے؟ فاروق اعظم رضؓ نے ابو موسیٰ اشعری رضؓ کی طرف ارسال کردہ نامہ مبارک میں یہی فیصلہ تحریر فرمایا تھا کہ مدعی کو دلیل اور منکر کو حلف اٹھانا چاہیے۔ اس سے اس آدمی کا منشاء یہ تھا کہ خلیفہ راشد حضرت عمر رضؓ کے اس دستور کی رو سے مامون کو حلف اٹھانے پر مجبور کرے۔ چنانچہ مامون نے کہا۔

میں بھانپ گیا ہوں خدا کی قسم چونکہ اب تمہارے پاس اپنے دعویٰ کے لیے کوئی دلیل نہیں اس لیے اب تم یہی چاہتے ہو کہ میں قسم کھاؤں لیکن میں اگر قسم کھاؤں بھی تو اس میں سولہ آنے سچا ہی نکلوں گا۔ کیونکہ تمہارے حق کے متعلق مجھے کچھ پتہ نہیں جو مجھ پر عائد ہوتا ہو۔

اب مامون کی رواداری اور بردباری کی داد دیجئے، کہ ایک معمولی سا آدمی اس کو قسم دلاتا ہے جس کی آڑ میں طرح طرح کی بہتان طرازیوں اور الزام تراشیوں کے زہریلے مواد پنہاں ہوتے ہیں۔ جو خداوندانِ سلطنت کو بھی زیب نہیں دیتے لیکن پھر بھی مامون کے ہاتھ سے ضبط و سکون کا دامن چھوٹنے نہیں پاتا۔ بلکہ وہ اس سے نہایت ہی نرمی اور مشفقانہ برتاؤ سے پیش آتا ہے جس کی وجہ سے سلطانی ہیبت اور دہشت دور ہو جاتی ہے اور وہ خلافت کے مقام سے یکسر بے پرواہ ہو کر مامون سے یوں جرأت مندانہ خطاب کرتا ہے۔

"پھر میں آپ کو قاضی کی طرف بلاؤں جنہیں اپنی رعایا کے دادرسی کے لیے آپ نے مقرر کر رکھا ہے۔

مامون:۔ ہاں کیوں نہیں ضرور۔

پھر خلیفہ نے اپنے غلام کو بلا کر کہہ دیا۔

"قاضی القضاۃ یحییٰ بن اکثم کو اسی وقت میرے پاس لاؤ تاکہ وہ میرے اور اس کے درمیان فیصلہ کر دے

(۳)

اجنبی نے مامون سے بلا جھجک مطالبہ کیا کہ قاضی سے اس کا فیصلہ کرائے اور مامون نے بھی اسی وقت پس و پیش کیے بغیر فوراً منظور کر لیا۔ قاضی القضاۃ یحییٰ بن اکثم نے مامون کے سامنے دست بستہ کھڑا ہو کر لبیک کہا۔

مامون:۔ میرے اور اس آدمی کے درمیان ابھی فیصلہ کرو۔

قاضی:۔ کس قضیہ کے بارے میں ہے یہ فیصلہ؟

مامون:۔ ہاں اور کیا؟

قاضی:۔ میں نہیں کر سکتا۔

مامون:۔ کیوں؟

قاضی:۔ اس لیے کہ یہ عدالت گاہ نہیں ہے بلکہ خود امیر المومنین کا دولت کدہ ہے۔

مامون:۔ کوئی بات نہیں میں اپنے محل کو ہی مجلس القضاء

بنا دیتا ہوں۔

قاضی :۔ پھر میں پہلے عوام الناس کو بلاؤں گا تاکہ یہ مجلس ہر طرح سے فیصلہ کے لیے موزوں ثابت ہو۔

مامون :۔ ایسا ہی سہی۔ مجھے تو کوئی انکار نہیں۔

یحییٰ بن اکثم کھڑا ہوا اور گھر کی ایک طرف بیٹھ گیا پھر حکم دیا کہ تمام دروازے کھول دیئے جائیں۔ عوام کو اندر آنے کی عام اجازت دی جائے۔ نیز پورے شہر میں یہ منادی کرادی جائے۔

اگر کسی کو قاضی القضاۃ کے پاس کوئی ضرورت ہو تو وہ فوراً یہاں حاضر ہو جائے۔ مظلومین کی فریادیں اور مخاصمین کی وارداتیں بھی پیش کرے۔

قاضی کی فرمائش کی اسی وقت تعمیل کی گئی۔

ہم یہ نہیں چاہتے کہ مامون اور قاضی کے درمیان جو متبرک گفتگو ہوئی تھی، اسے من وعن یہاں پر قلمبند کیا جائے بلکہ صرف ان گئے گزرے دنوں کے مجالس قضاء سے متعلق دھندلی سی جھلکیوں کی طرف ناظرین کی عنانِ تصور موڑنا چاہتے ہیں۔ وہ زمانہ کتنا سعادت مند اور بابرکت ہوگا۔ جب کہ قاضی خلیفہ اور ان کے خصم کے درمیان خود خلیفہ ہی کے در پردہ فیصلہ کرنے سے صراحتاً انکار کر دیتے ہیں۔ کیونکہ خصمین میں سے کسی کے گھر پر بھی مجلس قضا کا انعقاد موزوں نہیں بلکہ خود قاضی کے گھر پر ہونا چاہیئے۔ یہاں پر بھی قاضی نے ایسا ہی کیا کہ اس قضا کو ہاتھ میں لینے سے سختی کے ساتھ انکار کر دیا تاوقتیکہ خلیفہ نے اپنے گھر کو مکمل طور پر مجلس قضا کی حیثیت نہ دی۔ اس معاملہ میں خلیفہ کے لیے بھی قاضی کا ہاتھ بٹانا فرض تھا۔ نیز قاضی کا یہ فرمان جاری کرنا کہ "تمام دروازے کھول دیئے جائیں۔ عوام کے داخل ہونے کی عام اجازت دی جائے" شریعت کے عین مطابق اور عہد جدید کے بالکل موافق تھا کیونکہ قضا کی مجلس اسی وقت صحیح ہوتی ہے جب کہ اس میں عوام کی بلا روک ٹوک شرکت ہو۔

ابن اکثم کا مامون کے روبرو خود پسندی اور آمرانہ طریق پیش آنا بھی ایک بہت بڑی دلیری اور بلند کرداری کا ثبوت ہے۔ بارگاہ خلافت کے دبدبہ کا تو یہ عالم کہ سب پر سکتہ کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ گردنیں خمیدہ ہو جاتی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسا کہ بھیڑوں کے مجمع میں شیر مگر اس اللہ کے بندہ نے نہ تو ذرا سی جھجک محسوس کی اور نہ ہی اس پر کوئی دہشت چھا سکی۔

(۴)

فیصلہ کی راہ میں جو موانعات حائل ہوئے تھے وہ سب ایک ایک کرکے خدا کے فضل سے دور ہو گئے اور اب اطمینان وسکون کے ساتھ محاکمہ شروع ہوا۔ قاضی القضاۃ نے مدعی کو حاضر کرنے کا حکم دیا، وہ جب حاضر ہوا تو قاضی نے پوچھا "تم کیا چاہتے ہو" اس نے جواب دیا میں چاہتا ہوں کہ میرے خصم امیر المومنین کو بلایا جائے۔ اب قاضی کے حکم سے منادی کرنے والے نے امیر المومنین کو بلایا دفعتاً مامون تنگ جوتی ڈھیلا پائجامہ اور قمیض پہ چادر اوڑھ کر دربار میں حاضر ہوا اس کے ساتھ ایک غلام تھا۔ جو مصلیٰ اٹھائے ہوئے تھا۔ مامون قاضی یحییٰ کے سامنے جو بیٹھا ہوا تھا۔ آکر ٹھٹھک گیا۔ قاضی نے ایسی آواز میں جو وقار کی لہروں سے معمور تھی۔ اس سے کہا بیٹھ جاؤ۔ مامون نے ایک خالی نشست دیکھ کر بیٹھنے کے لیے مصلیٰ بچھایا تو قاضی نے کہا۔

دو خصم کے سامنے عزت ومنزلت کی جگہ بیٹھنا ٹھیک نہیں ہے" پھر غلام خصم کے لیے بھی ایک مصلیٰ لایا جس پر وہ مامون ہی کے متصل بیٹھ گیا۔ اسی طرح بھرے مجمع میں خلیفہ اور ایک معمولی آدمی کے مابین جس امتیازی شان کو بالائے طاق رکھ کر مساوات کا برتاؤ قائم کیا گیا۔

پھر قاضی یحییٰ نے اجنبی سے پوچھا، تم کیا کہنا چاہتے ہو۔

اجنبی :۔ (مامون کی طرف اشارے کرتے ہوئے) ان سے تیس ہزار روپے کا مطالبہ کرنا چاہتا ہوں۔

قاضی :۔ یہ کون ہیں؟

اجنبی :۔ یہ امیر المومنین مامون باللہ ہیں۔

قاضی :۔ (مامون سے) اس کی بات سمجھ گئے؟

مامون :۔ آپ ان سے دریافت تو کریں کہ یہ روپے کیسے ہیں؟

قاضی :۔ جواب دو۔

اجنبی :۔ ان کے وکیل ...... مجھ سے تیس ہزار روپے کا گوہر خرید کر قصر خلافت میں لایا مگر اب تک قیمت نہیں دی۔

مامون :۔ میں اپنے اوپر اس کا کوئی حق نہیں جانتا ہوں۔

قاضی :۔ تمہارے پاس کوئی ثبوت بھی ہے؟

اجنبی :۔ نہیں۔

قاضی :۔ پھر کیا کرنا چاہتے ہو!

اجنبی :۔ میں ثبوت کی عدم موجودگی میں جو چیز واجب ہوتی ہے وہی چاہتا ہوں...... مامون فوراً تاڑ گیا کہ یہ آدمی اب اس سے قسم لینا چاہتا ہے اس لیے کہا "بخدا تیرے اصرار کی حد ہو گئی"

قاضی :۔ (مامون سے) تم قسم کھاؤ گے؟

مامون :۔ کیوں نہیں؟ ایک آدمی کو ناحق روپے ادا کرنے سے قسم کھانا کہیں بہتر ہے۔

قاضی :۔ کہو! میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر ......

مامون :۔ میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ اس آدمی کی میرے ذمہ کوئی چیز نہیں ہے۔

بس اب محاکمہ اختتام پذیر ہوا۔ مجلس برخاست ہوئی اور تمام حاضرین گواہ رہے مگر یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیئے کہ مامون اپنی قسم سے ابھی فارغ ہی ہوا تھا کہ دفعتاً قاضی اپنی مسند سے کود پڑا اور مامون کے قدموں پر گر پڑا۔

مامون :۔ ارے کہا کیا بات ہے؟

قاضی :۔ اللہ تعالیٰ کے حق کی خاطر میں نے آپ پر صدارت کی ہے حتیٰ کہ آپ سے حق دلوایا۔ اب میری کیا مجال کہ آپ کے سامنے صدر بنوں۔

(۵)

یہ بدیہی بات ہے کہ مامون کے سامنے ایک عامی آدمی کے شوخیہ اور گستاخانہ الفاظ سے ان کے دربار یوں کا غیظ وغضب اس پر بھڑک اٹھتا کیونکہ وہ اپنی خصومت میں حد سے تجاوز کر گیا تھا یہاں تک کہ خلیفہ خود حلف اٹھانے پر مجبور ہوئے یہی وجہ ہے کہ مجلس اب ختم بھی نہ ہونے پائی تھی کہ لوگوں کا پارہ اور چڑھ

باقی صفحہ ۲۶ پر

ایک متعصب نصرانی کا قبولِ اسلام

میں نے اسلام میں آکر خدا کی معرفت حاصل کی اور اللہ کی معرفت ہی ہدایت کی اساس ہے جس معرفت سے نصرانی ناآشنا اور ناواقف ہیں۔

از:۔ صالح السلیمان

تلخیص و ترجمہ:۔ محمد احسن

میرے تصور و خیال میں یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ میں کسی دن نصرانیت سے پھر جاؤں گا میں ایک متعصب کیتھولک تھا بچپنے سے میری تربیت ایک کیتھولک عیسائی ادارے میں ہوئی تھی۔ جن اداروں کا بنیادی مقصد ہی بچوں کو معاشرے سے الگ کر نصرانی عقیدہ پر تربیت دینی ہوتی ہے۔ اور وہ اس سلسلے میں گرجا گھروں کے معاون و حلیف ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب میں ادب میں بحث و تحقیق کے لئے مانیلا کی یونیورسٹی گیا ہوں تو نصرانیت پر اپنے مطالعہ میں وسعت و گہرائی پیدا کرنے کا انتہائی حریص تھا اسمیں وجود فرقہ بندی و انتشار کا خیال کئے بغیر مجھ پر بس ایک ہی فکر سوار تھی کہ میں ایک عیسائی مبلغ بن جاؤں اسوقت حالات و اسباب نے کیسا اسلوب لیا کہ میرے تعلقات قوی اور انتہائی حد تک مضبوط بنا دیئے۔

چنانچہ جب میں مملکت سعودیہ میں داخل ہوا ہوں تو اپنے مذہب کے اندھے تعصب میں غرق اور میرا دل اسلام کے خلاف بغض و کینہ سے بھرا ہوا تھا کہ اللہ نے مجھے ہدایت کے نور سے سرفراز فرمایا۔

تبدیلی کی ابتداء

میں اپنی گذشتہ اڑتالیس سالہ زندگی میں یہ سمجھتا آیا تھا کہ نصرانیت ہی دین حق ہے اور اسی کا عقیدہ صداقت پر مبنی ہے۔ سعودیہ میں دوران قیام میں نے ایک ٹیلی پروگرام دیکھا "اسلام کا تعارف" کے عنوان سے یہ پروگرام ڈاکٹر جمال بدوی سعودی ٹیلی ویژن پر انگریزی میں نشر کر رہے تھے مجھے کیا خبر تھی کہ یہی پروگرام میری زندگی میں ایک عظیم انقلاب برپا کرنے کا سبب بنے گا۔ اس دلچسپ پروگرام میں نصرانیت اور اس کے عقائد خاص طور پر عقیدہ تثلیث اور مغفرۃ الذنب کے قضیہ کے متعلق جو حقائق سامنے آئے ان سے میں حیران رہ گیا۔

اس واقعہ نے مجھے حقیقت کی تلاش پر مجبور کر دیا اور میں اس حقیقت کی تلاش میں لگ گیا جسے میری سابقہ اندھی دینی عصبیت نے پردۂ غیب میں ڈال رکھا تھا۔

> میں نے اسلام میں آکر خدا کی معرفت حاصل کی اور اللہ کی معرفت ہی ہدایت کی اساس ہے جس معرفت سے نصرانی ناآشنا اور ناواقف ہیں

اس سے قبل کبھی میں نے اس طرح سوچا بھی نہ تھا اس لئے اسلام کے متعلق جو میں نے سنا اس نے میری عقل و فکر پر پڑے ہوئے ضلالت و جہالت کے دبیز پردوں کو چاک کر دیا اور میں عقل و منطق اور حقیقت و صداقت کے ذریعے سوچنے لگا۔

تلاش میں آٹھ مہینے

اب میرے عقیدہ کا مضبوط قلعہ غیر معمولی طور پر متاثر ہو رہا تھا لیکن میں ایک سنے ہوئے پروگرام پر کیسے اکتفا کر لیتا۔ چنانچہ بذات خود حقیقت کی تہہ تک پہنچنے کا عزم کر لیا اس کے لئے میں نے قرآن کریم کا ایک مترجم نسخہ حاصل کر کے اس کا مطالعہ شروع کر دیا۔ مطالعہ کے دوران میں قرآن و انجیل کے احکام کا موازنہ بھی کرتا جاتا لیکن میری توجہ عقیدہ ربوبیت اور وحدانیت کے مسائل پر ہی مرکوز رہتی۔ یہ مطالعہ بڑا ہی شاق تھا جس نے میری بڑی محنت اور کافی وقت لے لیا۔ میں نہیں سمجھتا تھا کہ اتنی جلدی حقیقت کو پالوں گا۔ مزید مطالعہ سے مجھ پر یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ قرآن کی اسلامی تعلیمات عقل و صداقت سے زیادہ قریب ہیں۔ اس لئے کہ انسانی فطرت و عقل سے ان کا گہرا رشتہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ قرآن جس طرح عقل کے لئے ایک پیغام ہے اسی طرح وہ دل کے لئے بھی ایک پیغام ہے۔ وہ اپنی بہت ساری آیتوں میں عقل انسانی کو براہ راست خطاب کرتا ہے اور اسے غور و فکر کی دعوت دیتا ہے اس کے برعکس ہم نے دیکھا کہ انسانی ہاتھوں رنگی انجیلوں میں جن کی تعداد ۲۴ سے متجاوز ہے ایک عقیدہ کا سمجھنا ناممکن ہے۔

فاسد عقیدہ

اسلام و مسیحیت کے اس موازنہ کے بعد میں اس حقیقت پر پہنچا کہ نصرانیت ایک فاسد عقیدہ ہے اس کی اصلیت وہ نہیں جو میں سمجھتا آیا تھا۔ اور جو نصاریٰ سمجھ رہے تھے آخر وہ عقیدہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے جو ان تک اتنی ساری انجیلوں سے ہو کر پہنچے جو سب کی سب انسانی دستبرد کا شکار ہیں۔ یہ انجیلیں جو ہمارے ہاتھوں میں ہیں یہ عیسائیوں کی مدوّن و محرف ان کی ہوائے نفسانی کا مجموعہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں ایک دوسرے سے تضاد و اختلاف ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ نصاریٰ اس حقیقت کو سمجھیں اور وہ حق و اسلام کی طرف لوٹ آئیں۔

یالیت قومی یعلمون

دینِ حق

اسلام دین حق ہے اس لئے کہ اس کے متبعین اسے صرف ایک ماخذ سے قبول کرتے اور وہ قرآن ہے جو رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بھی صرف ایک ہی کتاب رہا اور آپ کے بعد بھی اسی ایک کتاب کی شکل میں محفوظ رہا۔ خدا نے اس کی حفاظت کی اور وہ قیامت تک اس کی حفاظت کا ضامن ہے اس میں کوئی ناقص تغیر و تبدل یا کمی و زیادتی نہیں۔

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

یہی حال حدیث رسول ﷺ کا ہے جو قرآن کی شارح اور اسلامی تعلیمات کی مفسر ہیں۔ کہ انہیں بھی نہایت درجہ اہتمام کر کے تحریف سے محفوظ رکھا گیا۔ یہ تفاسیر مطالعہ کا حاصل جس کے نتیجے میں مجھے دین اسلام کی صحت پر اعتماد اور اپنی منزل مقصود کو پا لینے کا یقین ہو گیا۔

نصرانیت سے تنفر

جوں جوں میں اسلام سے قریب ہونے لگا اسی درجہ نصرانیت سے متنفر رہنے لگا۔ اس میں خود نصرانی عوامل ہی کار فرما ہوئے۔ اس سلسلے میں اس کا سب سے پہلا وہ عقیدہ جسے وہ "ثالوث اقدس" کا نام دیتے ہیں جس کی رو سے خدا ان تین (خود خدا، حضرت مریم، حضرت عیسیٰ) کا ایک ہے۔ اس عقیدہ نے مجھے عیسائیت سے دور کرنے اور اسلام کی آغوش رحمت تک پہنچنے میں اہم کردار ادا کیا۔

اگر کچھ عقل و تدبر سے کام لیا جائے تو کبھی اس کی تصدیق نہیں کی جا سکتی کہ اس کائنات کے کئی خدا ہوں جو الگ الگ نظاموں کے مالک ہوں اس کا لازمی نتیجہ خداؤں کے آپسی اختلافات ایک دوسرے پر غلبہ و تسلط کی فکر اور پھر کائنات کے فساد و بگاڑ کی شکل میں سامنے آئے گا۔ لیکن ہم اس کائنات میں ایسا کچھ نہیں پاتے۔ اس پوری کائنات کا ایک نظام کے تحت بغیر کسی فساد و بگاڑ کے چلنا یہ خود خدا کی وحدانیت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

دوسری چیز جس نے مجھے اسلام کے دامن سے وابستہ

میرے تصور و خیال میں یہ بات نہیں آ سکتی تھی کہ میں کسی دن نصرانیت سے پھر جاؤں گا۔

کر دیا وہ نصرانیوں کے وسطاء اور شرکاء جو عبد و معبود کے بیچ حائل ہوتے ہیں ان کاہنوں پوپ و پادریوں نے خود کو عبد و معبود کے درمیان واسطہ و شریک بنا رکھا ہے۔ ان کی مرضی کے بغیر خدا راضی نہیں ہوتا اور ان کے غضب سے رب غضبناک ہو جاتا ہے۔ اس طرح ہم خدا سے کہیں زیادہ انہیں سے ڈرتے اور خوف کھاتے اور ایسا ہوتا بھی کیوں نہیں کہ ہم ایک خدا پر یقین نہیں رکھتے تھے انہوں نے اس پر ہی بس نہیں کیا بلکہ بخشش و مغفرت کی کنجی بھی اپنے ہاتھوں میں لے لی اور خدا کے حضور دست مغفرت دراز کرنے سے قبل ان کے سامنے کاسۂ گدائی پھیلانا ضروری قرار دیا۔

اسلام کی عظمت اس کا حسن یہ ہے کہ یہاں ہم وہ شرکاء اور واسطے نہیں دیکھتے دین اسلام عبد و معبود کا رشتہ تعلق براہ راست ہوتا ہے نمازوں میں روزوں میں قرآن کی تلاوت اور طلب مغفرت غرضیکہ ان تمام عبادتوں میں بندہ اپنے رب سے بلا شرکت غیرے ملتا اور ہم کلام ہوتا ہے یہی وہ چیز ہے جس کے ذریعے ایک مسلمان اپنے دین سے معزز ہوتا ہے اور اس کی طرف انتساب سے فخر محسوس کرتا ہے۔

باقی صـ ۲۶ پہ

وہ آپس میں منتشر اور دشمن کیخلاف فولاد ہوتے ہیں

جب مسلمانوں میں اختلاف رونما ہوا اور بعض جلیل القدر خلفاء وفات پا گئے تو روم کے سردار اکٹھے ہوئے اور صلاح مشورہ کرنے لگے کہ اب مسلمان باہمی لڑائی جھگڑوں میں مشغول ہیں اور ان کی یہ غفلت ہمارے لئے موقع فراہم کرتی ہے کہ ہم ان پر جھپٹ پڑیں۔ اس معاملے کے لئے انہوں نے مجلس مشاورت منعقد کی اور اس پر بحث و تمحیص کی اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ یہ ان کے لئے ایک اچھا موقع ہے۔

اس مشاورت میں ان کا ایک صاحب عقل و معرفت شخص موجود نہ تھا۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ احتیاط کے طور پر اس سے بھی رائے لے لی جائے۔ جب انہوں نے اس کو بتایا کہ ہم اس بات پر متفق ہو چکے ہیں کہ اب مسلمانوں پر حملہ کرنے کا سنہری موقع ہے تو اس نے کہا کہ میرے نزدیک یہ فیصلہ صحیح نہیں ہے۔

انہوں نے اس کی وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ میں تمہیں کل اس کے بارے میں بتاؤں گا۔

صبح ہوئی تو وہ اس کے پاس آئے اور اس سے کہا کہ آپ نے ہمیں کہا تھا کہ اپنی رائے سے آج مطلع کروں گا کہ کیوں آپ نے ہماری رائے سے اختلاف کیا۔ اس نے کہا کہ میری بات غور سے سنو اور اس پر عمل کرو۔ اس نے دو بڑے بڑے کتے منگوائے جن کو اس نے پہلے سے تیار کر رکھا تھا پھر ان کو آپس میں لڑا دیا۔ وہ ایک دوسرے پر غراتے ہوئے جھپٹ پڑے اور دونوں لہولہان ہو گئے۔

جب وہ لڑائی کی انتہا تک پہنچ چکے تھے تو کمرہ کا دروازہ کھول کر ان کتوں کے اوپر ایک بھیڑیا چھوڑ دیا۔ جس کو اسی مقصد کے لئے اس نے تیار کیا ہوا تھا۔ جب انہوں نے بھیڑیے کو دیکھا تو باہمی لڑائی کو چھوڑ کر ایک دوسرے سے صلح کر لی اور دونوں بھیڑیے پر جھپٹے اور اسے مار ڈالا۔

وہ دانا آدمی مجمع سے مخاطب ہوتے ہوئے بولا۔ مسلمانوں کی مثال ایسے ہی ہے۔ مسلمانوں میں یہ فتنہ و فساد اس وقت تک ہے جب تک ان پر کوئی دوسرا شخص حملہ آور نہیں ہوتا۔ جونہی کوئی اور دشمن ان پر حملہ کرے گا وہ باہمی عداوت بھول جائیں گے۔ اور دشمن پر ساری توجہ مرکوز کر دیں گے۔

لوگوں نے اس کی رائے کو مستحسن اور صحیح خیال کرتے ہوئے مان لیا اور اس کے مشورہ کی پیروی کی۔

آپ کے مسائل

عورت کا غیر محرم کے ساتھ حج کرنا

از اداره

س: اگر کوئی شخص یا پھر میں اپنی والدہ کو حج پر بھیجنا چاہتا ہوں اور کوئی ایسا محرم نہیں ہے جس کے ساتھ وہ حج پر جاسکیں۔ اور میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں کہ والدہ کے ساتھ حج پر جاسکوں والد کا انتقال ہو چکا ہے اب اگر محرم نہیں ہے تو کیا والدہ زندگی پر حج نہیں کر سکتی یا پھر شریعت میں ایسی کوئی گنجائش ہے جس سے والدہ کو حج پر بھیجا جاسکے۔

ج: عورت کا محرم کے بغیر حج پر جانا جائز نہیں اللہ تعالیٰ توفیق دیں کوئی محرم ساتھ ہو جائے تو ٹھیک ورنہ صبر کرو۔ ہاں ایک صورت نکل سکتی ہے مگر وہ شاید آپ لوگوں کے لئے قابل قبول نہ ہوگی کہ کسی حج پر جانے والے سے جو نیک اور معتبر ہو آپ کی والدہ کا عقد کر دیا جائے اور وہ میاں بیوی کی حیثیت سے سفر کریں۔

داڑھی کاٹنا گناہ ہے

طالب حسین

س: جیسا کہ میں نے سنا ہے کہ اگر داڑھی ایک مشت بھر سے کم رکھی ہوئی ہو تو کیا حکم ہے۔

جواب: جی ہاں! ایک مشت سے داڑھی کاٹنا گناہ ہے

چشمہ لگا کر نماز پڑھنا

سوال: چشمہ لگا کر نماز پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے

جواب: نماز میں چشمہ اتار دینا چاہیے۔ لیکن اگر سجدہ سے مانع نہ ہو تو نماز ہو جائے گی۔

سوال: روزہ کی حالت میں سونے کے بعد اگر احتلام ہو جائے تو کیا حکم ہے۔

جواب: اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال: ایک آدمی نماز تراویح پڑھ لیتا ہے اور روزہ نہیں رکھتا حالانکہ کوئی مجبوری بھی نہیں۔ اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: تراویح پڑھنا صحیح ہے اور روزہ نہ رکھنا سخت گناہ ہے۔

س: میں آج کل ایک دوکان پر کام کر رہا ہوں۔ جب نماز کا وقت ہوتا ہے میں مسجد چلا جاتا ہوں، وضو وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد سنت وغیرہ پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جاتا ہوں۔ بقیہ نماز واپس دکان پر آکر پڑھتا ہوں اور اس بارے میں کیا حکم ہے۔

جواب: صحیح ہے۔ ایسا ہی کرنا چاہیے۔

سر کے بالوں کا حکم

سوال: شرعی سر کے بال کٹوانے یا رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے۔ طریقہ تحریر فرمائیں۔

جواب: سر کے بال یا تو پٹھوں کی شکل میں رکھے جائیں یا پورے اتار دیئے جائیں۔ یہ دونوں صورتیں صحیح ہیں۔ اور سر کے کچھ حصہ کے بال رکھنا اور کچھ کاٹ دینا یہ جائز نہیں۔

سوال: نماز کے درمیان دونوں پاؤں میں فاصلہ رکھنے کا کیا حکم ہے۔

جواب: چار پانچ انگشت کے بقدر فاصلہ ہونا چاہیے

سوال: مسواک کے بارے میں سنا ہے کہ ایک بالشت لمبی اور درمیان والی انگلی جتنی موٹی ہونی چاہیے۔ کیا یہ صحیح ہے۔

جواب: صحیح ہے۔

سوال: سنا ہے کہ نماز کے درمیان دائیں پاؤں کا انگوٹھا اپنی جگہ سے نہیں ہلنا چاہیے

جواب: بلا ضرورت نہ ہلایا جائے۔ لیکن اگر ہل جائے تو حرج نہیں۔

سوال: عام مساجد میں جمعہ کے دن صلوٰۃ سلام پڑھا جاتا ہے اور اکثر مساجد میں ہر اذان سے پہلے سلام پڑھا جاتا ہے۔ اس بارے میں کیا حکم ہے۔ ذرا تفصیل سے جواب تحریر فرمائیں۔

جواب: یہ بدعت ہے۔ اس کی تفصیل میرے رسالہ اختلاف امت میں آچکی ہے۔

سوال: اگر سر پر مہندی وغیرہ لگی ہوئی ہو اور سوکھ گئی ہو یا گیلی ہو تو اس حالت میں نماز ہو سکتی ہے یا نہیں۔

جواب: اگر مہندی کی تہہ جمی ہوئی ہو تو جب تک اس کو اتارا نہ جائے تو سر کا مسح نہیں ہوگا۔ اور اس کے بغیر وضو نہیں ہوگا اور نہ نماز ہوگی۔

سوال: تیمم کا مکمل طریقہ اور اس کے مسائل بتائیں

جواب: بہشتی زیور میں دیکھ لیا جائے۔

سوال: قادیانی رشتہ داروں کو اول سلام کہنا چاہیے نہیں اگر وہ سلام کہیں تو جواب میں کیا کہنا چاہیے

جواب: ان کو نہ سلام کہا جائے نہ ان کے سلام کا جواب دیا جائے۔

سوال: اور سنا ہے کہ قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور پھر تازہ وضو کرنا سنت ہے اس بارے میں کیا حکم ہے۔

جواب: رکوع سجدہ والی نماز میں عاقل و بالغ آدمی کے قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

غیر اختیاری خیال گناہ نہیں

محمد جان

سوال: میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نماز روزہ کا

پابند ہوں اور تلاوت و تسبیحات بھی کچھ کر لیتا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ ہر سنت پر عمل کروں لیکن عرصے سے مجھے کچھ بُرے وسوسے آنے لگے ہیں جس سے اندیشہ کفر ہوتا ہے۔

۲۰ رمضان المبارک کی رات کو میں تسبیحات کر رہا تھا کہ تسبیحات کرتے کرتے نیند آنے لگی۔ بڑی مشکل سے تسبیحات مکمل کی سونے کے لیے لیٹا۔ پہلے تین بار آیت الکرسی پڑھی پھر سورت فاتحہ اور سورت اخلاص اور معوذتین پڑھی آنکھ لگ گئی۔ جیسے سویا تھوڑی دیر بعد جنات یا پتہ نہیں کیا چیز تھی میرا گلا دبایا۔ مجھے بہت تکلیف ہوئی مشکل سے جان چھوڑی۔ بیدار ہوا تو میرے دل میں یا میری زبان سے یہ الفاظ نکلے تین بار آیۃ الکرسی پڑھی پھر بھی ایسا ہوا یہ کیسی بات ہے پھر خود ہی دل میں یا کہ زبان سے اپنے آپ کو جواب دیا کہ بات تو ٹھیک ہے یہ سب میری بدبختی ہے۔ کیونکہ نیند کا غلبہ تھا اس لیے صحیح یاد نہیں کہ یہ الفاظ زبان سے نکلے یا دل سے اور ایسا معاملہ پہلے بھی ہوتا رہا ہے کہ کبھی دل میں یہ خیال نہیں آیا مگر اس مرتبہ ایسا ہوا کہ صبح کو مجھے بہت افسوس ہوا اور آخری عشرہ کا اعتکاف بھی کیا لیکن اس بات کا رنج پورے ۱۰ دن رہا اور اب تک ہے اور اب میرے دل میں یہ آ رہا ہے کہ یہ بات یا ایسا خیال کہ حدیث مبارکہ کفر ہے۔ یہ کفر ہوا اور نکاح ختم ہو گیا۔ حالانکہ نہ زبان سے اور نہ دل سے میں یہ کہا کہ حدیث نعوذ باللہ غلط ہے صرف اتنی بات یا خیال تھا کہ یہ کیسی بات ہے۔ تین مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھی پھر بھی ایسا ہوا جبکہ فوراً خود ہی جواب دیا کہ میری بدبختی ہے اب تک کشمکش میں ہوں کبھی دل کہتا ہے کہ کفر ہے اور کبھی کہتا ہے کہ نہیں۔ آخر آپ کو خط لکھنا پڑا۔ اب آپ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیں کہ میرا ایمان ختم ہو گیا یہ کفر ہوا یا کہ نہیں بہت پریشان ہوں۔

جواب: بعض دفعہ سوتے میں آدمی پر دباؤ پڑ جاتا ہے یہی آپ کے ساتھ بھی ہوا ہوگا دل میں غیر اختیاری طور پر غلط خیال آنا گناہ بھی نہیں چہ جائیکہ کفر ہو اس لیے نہ آپ کافر ہوئے نہ گنہگار، پریشان ہونے کی ضرورت نہیں حدیث برحق ہے لیکن اگر کبھی اس کی تاثیر ظاہر نہ ہو تو آدمی کو اپنا قصور سمجھنا چاہیے کہ جس توجہ اور اخلاص کے ساتھ یہ کام کرنا چاہیے تھا وہ مجھ سے نہیں ہو سکا۔ الغرض اپنا قصور سمجھنا چاہیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان واجب الاذعان برحق ہے۔

وراثت سے بہن کو محروم کرنا حرام ہے

سوال: ا اور ب آپس میں بہن بھائی ہیں اور ان کے والدین مرحوم ترکہ میں قابل کاشت اچھی زرخیز اراضی چھوڑ کر فوت ہو گئے۔ اب ا جو کہ بھائی ہے یہ چاہتا ہے کہ ب جو کہ اس کی بہن ہے اس ترکہ سے حصہ نہ لے سکے

(۱) اس مقصد سے بھائی سرکاری کاغذات پر اپنی بہن کا جعلی انگوٹھا لگوا کر زمین اپنے نام منتقل کرانے کی کوشش کرتا ہے، جس کا بہن کو بروقت علم ہو جاتا ہے اور وہ اس کی یہ کوشش ناکام بنا دیتی ہے اس کی جعل سازی کے خلاف اسلامی حکم کیا ہے؟

جواب: دھوکہ دہی اور جعل سازی شرعاً، عرفاً و اخلاقاً نہایت گھناؤنا فعل ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص ہمارے ساتھ (یعنی مسلمانوں کے ساتھ) دھوکہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ خصوصاً وراثت کے معاملہ میں دھوکہ دہی اور بھی بُری بات ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ وارث کو اس کے حق سے محروم کرے اللہ تعالیٰ اس کو جنت سے محروم کر دیں گے۔

سوال: تمام زرعی اور غیر زرعی اراضی کا حاصل یعنی آمدنی بھائی صرف اپنے استعمال میں لاتا ہے اور بہن کو معمولی سا حصہ بھی نہیں دیتا جبکہ بھائی صاحب حیثیت ہے اور اس کے بیٹے بھی اعلیٰ سرکاری عہدوں پر فائز ہیں اس کے برعکس بہن بیوہ ہے اور اس کے بیٹے بھی بے روزگار ہیں بالفاظ دیگر بہن ضرورت مند ہے اور وہ اس کے لیے تقاضا بھی کرتی ہے مقصد یہ ہے کہ کیا یہ آمدنی بھائی کے لیے حلال ہے یا حرام ہے اور اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: چونکہ یہ جائیداد بھائی اور بہن کی مشترک ہے لہٰذا اس کی پیداوار بھی مشترک ہے اور بھائی اگر بہن کا حق اس کی رضامندی کے بغیر کھاتا ہے تو حرام کھاتا ہے۔

سوال: بہن اپنے بھائی سے ترکہ (یعنی اراضی) کی تقسیم بحصہ وارث کا تقاضا کرتی ہے لیکن بھائی کی نیت چونکہ صحیح نہیں ہے اس لیے کبھی وہ بہن کو دھمکی دیتا ہے کہ وہ کفن میں منہ نہیں دیکھے گا کبھی اس کے بیٹے اپنے اعلیٰ سرکاری عہدوں کی وجہ سے بھی

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۴۳۵۸۰۳

کو ڈراتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر راضی سے حصہ لے گی تو تیرے لیے بہت مشکل پیش آئے گی۔ اور اس طرح وہ مختلف غلط طریقوں سے بہن (پھوپھی) کے حصہ کی زمین پر ناجائز قبضہ کیے ہوئے ہیں۔ حالانکہ تمام کے تمام احکام خداوندی کا ادراک رکھتے ہیں اور ان سے روگردانی کر رہے ہیں۔ اب اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: اس سوال کا جواب اوپر آچکا ہے کہ بہن کو اس کے حصے سے محروم کر کے بھائی اپنے لیے دوزخ خرید رہا ہے۔

سوال: حال ہی میں بھائی نے شیشم کے درخت مبلغ ۵۰،۰۰۰/۱ میں فروخت کیے ہیں جو زمین مذکورہ میں یعنی وراثت مشترکہ میں تھے۔ لیکن بہن کے مطالبہ کے باوجود ایک پیسہ بھی نہ دیا۔

جواب: ڈیڑھ لاکھ میں پچاس ہزار بہن کا حصہ ہے اگر بھائی یہاں نہیں دیتا تو وہاں دینا پڑے گا۔

عصر کے بعد قضا پڑھنا

نور الحق۔ خیبر ایجنسی

سوال: کیا نماز عصر کے بعد قضاء نماز ہوسکتی ہے؟

جواب: عصر کے بعد قضا نماز پڑھنا درست ہے مگر لوگوں کے سامنے نہ پڑھی جائے۔

سوال: زید اور جمیلہ نے ایک عورت کا دودھ پیا۔ یہ تو معلوم ہے کہ زید اور جمیلہ کا آپس میں نکاح درست نہیں لیکن زید کے بھائیوں اور جمیلہ کی باقی بہنوں کے آپس میں نکاح کیسا ہے؟

جواب: ہوسکتا ہے۔

س: میں ایک مقامی زکوۃ عشر کمیٹی کا چیئرمین ہوں علاقے کے لوگوں نے مجھے اکثریت رائے سے منتخب کیا میں نے اس جذبے کے ساتھ یہ ذمہ داری قبول کی کہ غریب مسکینوں کو اپنا حصہ دے کر دوں گا۔ بہرحال میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے یہ عہدہ قبول کیا۔ اب بات یہ ہے کہ رشوت کے بغیر کوئی کام ہوتا نہیں میرے ساتھ بھی یہ معاملہ ہے اگر رشوت دیتا ہوں تو غریبوں کے لیے زکوۃ فنڈ سے کچھ ملتا ہے نہیں دیتا ہوں تو کچھ بھی نہیں ملتا۔ ساتھ یہ مصیبت بھی ہے کہ ہمارے بڑے افسر کہتے ہیں کہ جھوٹے نام بھی لکھو کہ فلاں فلاں کو یہ رقم دی ہے پھر یہ بھی کرنا پڑتا ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ میں نے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے یہ کام اپنے سر اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے زکوۃ فنڈ سے اب تک ایک پائی بھی نہیں کھائی البتہ اپنی جیب سے کچھ خرچ کیا ہے۔ پہلے میری بہن کو زکوۃ ملتی تھی۔ میری تحقیق کے مطابق وہ زکوۃ کی مستحق نہیں تھی میں نے اپنی بہن کو زکوۃ فنڈ سے کچھ نہیں دیا البتہ اپنی جیب سے کچھ دے کر راضی کر دیا۔ میں نے ساری بات آپ کو شاذ ہی آگے میرے لیے شرعاً کیا حکم ہے استعفیٰ دے دوں کام کرتا رہوں۔

جواب: آپ اس عہدے سے استعفیٰ دے دیجئے اس لیے رشوت دینا اور جھوٹے لوٹنا دونوں جرم ہیں۔ ●●

اہلِ اسلام کیلئے خوشخبری

اپنی اولاد اور اہلِ خانہ کو دین سے روشناس کرائیں

ممتاز دینی ماہنامہ "الخیر" کے سالانہ خریدار بنیں جس میں ہر ماہ دینی، اصلاحی اور ادبی مضامین شائع کیے جاتے ہیں —

الخیر — ہر اسلامی مہینے کے پہلے ہفتہ میں شائع ہوتا ہے —

الخیر — کے مطالعے سے آپ اپنی دینی معلومات میں اضافہ اور زندگی میں دین پر عمل کی ضرورت محسوس کریں گے —

الخیر — عصر حاضر کے لادینی نظریات کیخلاف بے لاگ تنقید کرتا ہے —

الخیر — میں ملک کے مایۂ ناز علماء کرام کی نگارشات شائع ہوتی ہیں —

الخیر — کا مطالعہ خود بھی کیجئے اور اپنے دوستوں کو بھی اس کے مطالعہ کی ترغیب دیجئے۔

پاکستان میں سالانہ چندہ (۷۰) روپے، فی پرچہ (۷) روپے — نمونہ کا پرچہ مفت طلب فرمائیں:

سالانہ بدل اشتراک: بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک و رجسٹری۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ، برطانیہ، تھائی لینڈ، ناروے، ویسٹ انڈیز وغیرہ ۳۰۰/- روپے	انڈیا، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، مسقط، بحرین، عمان، ایران اور بنگلہ دیش وغیرہ ۲۵۰/- روپے

رابطہ: ناظم دفتر ماہنامہ الخیر اورنگ زیب روڈ ملتان، پاکستان، فون ۲۲۷۸۳

اکاؤنٹ نمبر الخیر ۱۲۴۹ یو۔ بی۔ ایل بیرون دہلی گیٹ ملتان

فہرست مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتب	مصنف	زبان	قیمت
۱	التصریح	امام عصر سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ	عربی	۵۰
۲	ہدیۃ المہدیین	حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ	〃	۱۰
۳	المتنبی القادیانی	حضرت مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ	〃	۵
۴	الموقف ملت الاسلامیہ	حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ	〃	۲۵
۵	ہائیکورٹ کے سات سوالات کا جواب الجواب	حضرت مولانا محمد علی جالندھری رح	اردو	۱۰
۶	تلبیس قادیان	حضرت مولانا محمد رفیق دلاوری رح	〃	۷۰
۷	احتساب قادیانیت	حضرت مولانا لال حسین اختر رح	〃	۲۵
۸	شہادۃ القرآن	حضرت مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی رح	〃	۲۰
۹	خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ	〃	۲۵
۱۰	کلمہ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد	〃	۲۰
۱۱	مرزائی نامہ	مولانا مرتضیٰ احمد میکش	〃	۱۰
۱۲	قادیانی مسلمان کیوں نہیں ؟	مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ	〃	۱۰
۱۳	قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت	مولانا اللہ وسایا مدظلہ	〃	۶۰
۱۴	تذکرہ مجاہدین ختم نبوت	〃 〃 〃	〃	۵۰
۱۵	اسلام اور قادیانیت	مولانا عبد الغنی پٹیالوی	〃	۲۰
۱۶	ہرچہ گویم حق گویم	ستیا ہین گیلانی	〃	۸
۱۷	سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور پاکستان	زاہد منیر عامر	〃	۵۰
۱۸	مغلظات مرزا	مولانا حافظ نور محمد صاحب	〃	۱۰
۱۹	قادیانیت کا سیاسی تجزیہ	صاحبزادہ طارق محمود	〃	۵
۲۰	جیس - JESUS	حضرت مولانا لال حسین اختر رح	انگلش	۵
۲۱	وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ		〃	۱۰
۲۲	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ونزول کا عقیدہ	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ	اردو	۲۵

نوٹ :- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک تبلیغی ادارہ ہے کتب پر صرف لاگت وصول کی جاتی ہے اس لیے کمیشن نہ ہوگا۔ مطلوبہ کتاب کی قیمت پیشگی آنا ضروری ہے۔ کتاب وی۔ پی ہرگز نہ ہوگی۔

ملنے کا پتہ ؛ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

کیا! ایسے غداروں کیلئے پاکستان میں کوئی قانون نہیں؟

تحریر: اللہ دتہ مجاہد قصور

(۱) وزیر خارجہ ظفر اللہ قادیانی نے ۱۹۴۷ء میں پنڈت نہرو سے سازش کرکے کشمیر کی جیتی ہوئی جنگ رکوا کر ریاست جموں و کشمیر جو کہ پاکستان کے لیے شہ رگ کی حیثیت رکھتی تھی ہندوستان کا قبضہ کرا دیا۔ دوسری طرف فرقان بٹالین جو قادیانی تنظیم تھی، اور سازش کے طور پر محاذ پر موجود تھی جنگ بندی کے بعد آرمی کے اسلحہ سے لیس کر دیا تاکہ وقت آنے پر مسلمانوں کا قتل عام کیا جائے۔

(۲) وزیر خارجہ ظفر اللہ، ڈی آئی جی پنڈی، جرمنی کا مسٹر کنزے یہ تینوں قادیانی تھے۔ سازش کر کے جلسہ عام میں ملک کے پہلے وزیراعظم خان لیاقت علی خان کو سید اکبر نامی آدمی سے گولی مروا کر شہید کرا دیا۔ اور مسٹر کنزے جو سازش کے طور پر ساتھ بیٹھا تھا سید اکبر کو موقع پر گولی مار دی تاکہ قتل کا انکشاف نہ ہو سکے۔ یہ اس لیے ہوا کہ لیاقت علی خان اس جلسہ میں ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے ہٹانے کا اعلان کرنے والے تھے۔

(۳) جناب لیاقت علی خان کے قتل کی تفتیش ایک مسلمان افسر کے ذمہ لگائی گئی جب اسے تفتیش مکمل کر کے بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچانے کا انتظام کیا گیا تو مرزائی آفیسران اور ظفر اللہ نے سازش کر کے جہاز میں ٹائم بم رکھوا دیا۔ راستے میں جہاز دھماکے سے تباہ ہوا اور تفتیشی افسر مارا گیا یہ سب کچھ اسلئے تھا اصل مجرم پکڑے نہ جائیں کیونکہ خفیہ سازش تھی

(۴) ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں قادیانیوں کی سوچی سمجھی سازش کے مطابق فوج، رینجرز، پولیس میں قادیانی آفیسران کی ڈیوٹی لگا کر فرقان بٹالین اور سولین قادیانیوں کو وردی پہنا کر مسلمانوں کے جلوسوں میں فائرنگ کر کے ۱۰ ہزار سے زائد مسلمانوں کو شہید کرایا گیا

(۵) ۱۹۶۵ء کی جنگ میں قادیانی جرنیلوں نے ہندوستان سے سازش کر کے پاکستان پر حملہ کرایا اور جنرل عبدالعلی ملک جنرل اختر حسین ملک جو کہ دونوں قادیانی تھے اور آپس میں بھائی تھے۔ اپنے پیشوا کے اشارے پر چونڈہ سیکٹر، سیالکوٹ، شکر گڑھ سیکٹر کے پاکستانی علاقے پر قبضہ کرا دیا۔

(۶) سکھر کی جامع مسجد پر بم پھینکنا، ساہیوال میں مسلمانوں کو قتل کرنا، علماء پر قاتلانہ حملے کرانا، مولانا شمس الدین کو قتل کرنا اور ۱۹۷۱ء کی جنگ میں صدر یحییٰ خان کے مشیر خاص ایم ایم قادیانی نے اکھنڈ بھارت منصوبہ پر عمل درآمد کرتے ہوئے اور سازش کے ذریعے پاکستان کے ٹکڑے کرا دیئے۔

(۷) سانحہ اوجڑی کیمپ جس میں اربوں روپیہ کا اسلحہ و املاک تباہ ہوئی اور ہزاروں مسلمان شہید ہوئے اس واقعہ کے پہلے ہی سفارت خانوں کو پیشگی اطلاع دی گئی۔ ۶۰، ۶۵ قادیانیوں کا پنڈی چھوڑ کر ملتان ریلوے کالونی ایک قادیانی عبدالرزاق کی کوٹھی نمبر ۴/۵۰۴-۳۷ میں نماز شکرانہ ادا کرنا کیا قادیانیوں کی تخریب کاری نہیں؟

(۸) سانحہ بہاولپور سے پہلے مرزا طاہر کا جنرل ضیاء اور مسلمانوں کو مباہلہ کا چیلنج دینا، اندرونی و بیرونی سازش شامل تھی۔ وہاں مرزائیوں پر قادیانی آرڈیننس ۱۹۸۴ء جس کا انہیں بڑا دکھ تھا۔ ۲ امریکی اور ایک قادیانی بریگیڈیئر لطیف نے سازش کو عملی جامہ پہنا کر جنرل ضیاء اور اس کے ساتھی جرنیلوں اور عملے کے لوگوں کو شہید کر دیا۔

(۹) سانحہ سانگی ریلوے اسٹیشن، گھوٹکی ریلوے اسٹیشن، بہاؤالدین زکریا ایکسپریس و دیگر ۸ ریلوے حادثات ہو چکے ہیں کیا تحقیقات پر کسی ذمہ دار افسر کو کوئی سزا ہوئی! عرصہ ۲ سال سے ملک میں مسلسل ڈاکے، اغوا، دھماکے قتل و غارت لوٹ مار یہ سب کچھ مرزا طاہر کے اشارے پر ہو رہا ہے۔ کیونکہ کلیدی عہدوں پر قادیانی آفیسر موجود ہوتے ہیں لیکن تفتیش کا رخ سیدھا نہیں ہونے دیتے۔

(۱۰) سانحہ اسلام پورہ، سانحہ شیخوپورہ کے بعد بیگم پورہ میں ۴ دہشت گرد آتے شور سن کر بھاگ گئے ایک پکڑا گیا تلاشی لینے پر ۱۰۱ استرے، بے ہوش کرنے والا سپرے، جسم جلانے والا سامان اگر تفتیش درست ہوتی تو تمام ملزم پکڑے جا سکتے تھے۔

(۱۱) کراچی ماڈل کالونی میں دہشت گردی میں پکڑے جانے والے قادیانی ثابت ہو چکے ہیں۔ اسی طرح امریکی سی آئی اے اور روس کی کے جی بی، افغانستان کی خاد، ہندوستان کی را، اسرائیل کی تنظیموں کے تخریب کاروں سے رابطے ثابت ہو چکے ہیں، پھر ان کو کھلی چھٹی کیوں؟ یہ سب کچھ مرزا طاہر کے اشارے پر ہو رہا ہے آخر میں مرزا طاہر کا پیغام اپنے پیروکاروں کے نام پاکستان عنقریب نیست و نابود ہو جائے گا پاکستان میں افغانستان جیسے حالات پیدا کر دو۔ پاکستان صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔ کیا ایسے غداروں کے لیے پاکستان میں کوئی قانون نہیں؟

چراغ تلے اندھیرا

ایک معاشرتی المیہ

؎ اندھیروں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے والو
اجالوں کا پس منظر بڑا تاریک ہوتا ہے

میرا ایک لڑکا جس کا نکاح ۱۹۸۰ء میں ہوا تھا اور آٹھ ماہ تک دلہن ہمارے گھر کی رونق بنی رہی۔ شومئی قسمت بعض فرو گذاشتوں کے باعث اچانک اختلافات اور ناچاقی کا دور شروع ہو گیا۔ اور ضد و ہٹ دھرمی کا کرشمہ دس سال تک عدالتی تماشا بنا اور دیکھنا پڑا۔ میرے لڑکے کے قانونی مشیر نے اسے تحت گمراہ کیا اور یہ سبق پڑھایا کہ تو کہہ دے کہ اس سے میرا نکاح ہی نہیں ہوا۔ نکاح تو اس کی چھوٹی بہن سے ہوا تھا۔ مگر سسرال والوں نے دھوکہ کر کے میری منکوحہ کو تو اپنے گھر میں روک لیا اور کوئی غیر عورت دلہن بنا کر بھیج دیا۔ جس کو دیکھتے ہی میں الگ ہو گیا اور علی الصبح مذکورہ کو واپس بھیج دیا۔ مقدمہ کے دوران اہل کاروں کی ملی بھگت سے ڈرامائی طور پر دروغ حلفی کا ارتکاب کرایا گیا۔ اس نے اپنی منکوحہ مدعیہ کو عدالت میں دیکھتے ہی طوطا چشمی کا مظاہرہ کیا اور نہایت ڈھٹائی سے قرآن پر حلف دیا کہ یہ میری نہ ہے اور نہ ہی میرے ہاں آباد رہی ہے۔ اس طرح مقدمہ و نفقہ خارج کرا لیا گیا۔ اور تملیک نامہ حق مہر مکان رجسٹری شدہ کی منسوخی کے لیے درخواست دے دی۔ قصہ مختصر گیارہ سال میں پانچ سول جج اور دو ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحبان کی عدالتوں میں رسمی تاریخیں بھگتے رہے۔ دریں اثناء اس نے ایک گواہ سے اس کے موقف کے خلاف بیان دیا کہ اس کی منکوحہ اس کے گھر میں آٹھ ماہ تک رہ چکی ہے اور اس کا قیمتی سامان جہیز بھی اس کے گھر میں موجود ہے۔ اس پر اس کو خطرہ لاحق ہوا کہ وہ مقدمہ ہار جائے گا۔ لہذا اس نے نہایت پھرتی سے اس کا سامان جہیز اس کے والدین کے گھر پہنچا دیا اور جلد بازی میں طلاق نامہ بھی بھجوا دیا۔ جس میں اپنے وکیل کے موقف کے خلاف یہ لکھا ہے کہ ۱۹۸۰ء سے لے کر آج تک اس کے بطن سے میرا کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا اور اس وقت بھی وہ حاملہ نہیں ہے۔ گھریلو ناچاقی کی وجہ سے میں اس کو طلاق قطعی دے رہا ہوں۔

کسی دانش ور نے کہا ہے کہ اس سے خلاف دروغ حلفی یا عدالت کو دھوکہ دینے کے جرم میں کارروائی ہو سکتی ہے۔ براہ کرم وضاحت سے فرما دیں کہ اس جھوٹے کذاب ملعون سے لیے کوئی موثر اور عبرت ناک سزا یا تادیبی کارروائی کی گنجائش ہے یا نہیں۔ نیز اس مظلومہ خاتون کا غصب شدہ حق مہر کیونکر دلایا جا سکتا ہے۔

گستاخی معاف: ایک سائل نے وکیل صاحب سے مشورہ لیا کہ اس کی بہن باپ کے ترکہ میں اپنا حق طلب کرتی ہے اس سے کیونکر نمٹا جائے۔ وکیل صاحب نے فرمایا کہ یہ تو معمولی بات ہے آپ لکھ دیں کہ ”یہ ہماری بہن ہی نہیں ہے“ تو سائل نے عرض کیا کہ اگر آپ مجھ سے یہ جھوٹ کہلوانا چاہتے ہیں تو میں اس کی بجائے باپ کا پورا ترکہ بہن کو دے دوں گا۔ لیکن یہ نہ کہہ سکوں گا کہ یہ میری بہن نہیں ہے۔ اکبر الہ آبادی مرحوم نے کچہریوں میں گھسی ہوئی کالی بھیڑوں کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا تھا ؎

پیدا ہوئے وکیل تو ابلیس نے کہا
لو آج ہم بھی صاحب اولاد ہو گئے

لعنت ہے ایسے جھوٹ پر اور ایسے پیشہ ور جھوٹ سازوں پر۔

کیا خیال آپ کا؟

غمزدہ فقیر عبدالصمد بیگ المرحوم پنشنر تغلق سادات ملتان

جہاد کے موضوع پر انعامی مقابلہ

آل جموں و کشمیر بزم سید علامہ محمد انور شاہ کاشمیریؒ حلقہ اسلام آباد کے زیر اہتمام جہاد کے عنوان سے ضلع اسلام آباد و راولپنڈی کے دینی مدارس کے مابین تحریری مقابلہ ہونا قرار پایا ہے۔ جس کا مضمون قواعد و ضوابط و شرائط رسالہ کے لیے بھیج رہے ہیں جو خبر کے طور پر لکھ کر ہمیں شکریہ کا موقع دیں۔

الف: عصر حاضر میں مسئلہ جہاد کی اہمیت کیوں ضروری ہے؟

ب: کیا دور حاضر کا تقاضا جہاد ہے؟

ج: مسلمانوں کی پستی کا واحد علاج جہاد نہیں؟

۱: مضمون صرف دینی مدارس کے طالب علم جو اسلام آباد و راولپنڈی سے تعلق رکھتے ہوں اپنے مہتمم صاحب کی تصدیق بھیج سکتے ہیں۔ بغیر مہتمم کی تصدیق اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی کے مضمون شامل مقابلہ نہیں ہو سکے گا۔

۲: مضمون قرآن و حدیث و تاریخ اسلام پر مشتمل دس صفحات کا ہونا ضروری ہے جو کاغذ کے ایک طرف صاف اور مختصر ہو۔ اس کے ساتھ مختصر خلاصہ ہونا بھی ضروری ہے۔

۳: کسی ایک ہی کتاب سے نقل نہ کیا گیا ہو۔ اور جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہو ان کا مع صفحہ حوالہ جات درج کرنا ضروری ہوگا کہ ہم اس فرض سے کس طرح سبکدوش ہو سکتے ہیں۔

۴: مضمون مرکزی دفتر میں ۲۰ صفر ۱۴۱۲ھ مطابق ۳۰ اگست ۱۹۹۱ء تک پہنچنا ضروری ہے۔ اس تاریخ کے بعد کا مضمون شامل مقابلہ نہ ہوگا۔

۵: اول، دوم، سوم آنے والے طلباء کرام کو انعامات سے نوازا جائے گا۔

۶: جج صاحبان کا فیصلہ حتمی ہوگا اور قبول کرنا ہوگا۔ رابطہ کے لیے پتہ یہ ہے

قاری عبداللطیف آزاد

سیکرٹری جنرل بزم انور شاہ کاشمیری۔ جامع مسجد فاروق اعظم جی ۹/۳۔ اسلام آباد

طرابلس لیبیا میں عظیم الشان ختمِ نبوت کانفرنس

کانفرنس کی قراردادیں اور سفارشات

اسلام دینِ کامل ہے اور ختمِ نبوت پر چودہ صدیاں گواہ ہیں۔

ترجمہ محمد یوسف ہزاروی، راولپنڈی

عالمی جمعیت دعوۃ اسلامیہ جماہیریہ لیبیا کے زیرِ اہتمام مورخہ ۱۳-۱۴ جولائی ۱۹۹۰ء طرابلس میں بین الاقوامی دو روزہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں عالم اسلام کے مشاہیر علماء، مفکر، دانشور اور اصحاب عقل و دانش نے شرکت کی اس بین الاقوامی کانفرنس کا مرکزی موضوع "ختم نبوت اور تکمیل دین" تھا۔ اس کانفرنس کے لئے تجویز زیر غور بحث تھی۔ "اربعۃ عشر قرنا علی اختتام النبوۃ و اکتمال الدین"، کے عنوان سے تھی۔ اس عالمی کانفرنس میں مرکزی نقطہ یہی رہا کہ ختم نبوت اور تکمیل دین چودہ سو سال سے ایک ثابت شدہ اور تسلیم شدہ حقیقت ہے جس میں کسی قسم کی شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں

عالمی کانفرنس کا افتتاح قرآن کریم کی تلاوت سے شروع ہوا جس کے بعد جمعیت دعوۃ اسلامیہ کے سیکرٹری جنرل جناب ڈاکٹر محمد احمد شریف کو دعوت خطاب دی گئی انہوں نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اس بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد کے پس منظر سے آگاہ کیا چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا سے رحلت فرمانا تاریخ اسلام کا اہم ترین باب ہے کہ اسی وفات کی وجہ سے آسمانی وحی منقطع ہوئی۔ جس وحی سے انسانی عقل و شعور کو جلا ملتی ہے۔ لہٰذا حضور کریم کی وفات درحقیقت ختم نبوت اور دین کی تکمیل کی مکمل دلیل ہے۔ ڈاکٹر محمد احمد شریف نے معزز مہمانوں کی گوناگوں مصروفیات کے باوجود کانفرنس میں انکی شرکت کو سراہا اور فرمایا کہ آقائے دو عالم کی وفات کا واقعہ کوئی معمولی بات نہیں یہیں سے انسانی زندگی کا ہر گوشہ نقوش پاتے ہیں۔ آپ کی وفات سے ختم نبوت کا عقیدہ سچا ہوا۔ اور دین اسلام کی تکمیل ہوئی۔ اور دین اسلام کی عالمیت اور عالمگیریت کا پروانہ

اخبارِ ختمِ نبوت

عطا ہوا۔ اب وفات پیغمبر کے بعد نہ کوئی پیغمبر ہے۔ نہ اس موجودہ قرآن مجید کے بعد کوئی دوسرا قرآن ہے۔ نہ اس دین اسلام کے بعد کوئی دوسرا دین ہے جو بارگاہ خداوندی میں منظور ہو سکے۔ آپ کی وحی کی تکمیل پہ نہ کوئی آسمانی وحی ممکن ہے۔

انہوں نے حاضرین پر زور دیا کہ وہ ان مقاصد اور سازشوں سے آگاہ رہیں جو کہ ختم نبوت کے انکار اور جھوٹے پیغمبروں کے پس منظر میں مقصود تھیں۔

ختم نبوت کے انکار اور جھوٹے مدعیان نبوت کے پس منظر میں جو کافرانہ چال اور دین اسلام کی تباہی و بربادی مقصود تھی۔ اس سازش سے مسلمانوں کو غافل نہیں رہنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا انکار درحقیقت عالم اسلام کی تباہی و سازش کے لئے رائج کیا گیا جس کا بنیادی مقصد دین اسلام کی کامل عمارت کو گرانا اور تباہ کرنا تھا۔ اور یہ اسلامی ثقافت، دین اور عقیدہ اسلامیہ کی بیخ کنی کا ذریعہ تھا۔

ڈاکٹر محمد احمد شریف نے کہا کہ اسلام کے دشمنوں جس میں عیسائی بھی تھے۔ اور استعماری گماشتے بھی اور دونوں نے لیبیا میں اسلام کی بنیاد تباہ کرنے پر کوئی کسر نہ چھوڑی مگر یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ اس سرزمین لیبیا سے اسلامی انقلابی قیادت کا سورج طلوع ہوا جس نے استعماری طاقتوں کی امیدوں پر پانی پھیر دیا اور ان استعماری سازشوں کے جال کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ اسی انقلابی قیادت نے دعوت اسلامیہ کے فروغ کا بیڑا اٹھایا۔ اور پوری جانفشانی کے ساتھ اپنے فرض دینی کی دعوت عام میں منہمک ہیں۔

اس کے بعد ڈاکٹر عبدالجلیل شلبی جامعہ ازہر مصر نے تقریر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا میں منتظمین کانفرنس اور جمعیت دعوت اسلامیہ کے ارکان کا شکر گزار ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں عرض کروں گا کہ اس وقت اہم مسئلہ اسلامی اتحاد و یگانگت کا ہے۔ اور اختلاف و تفرقہ بازی سے باز رہنے کی ضرورت اہم ترین مسئلہ ہے۔ جس میں امت مسلمہ مبتلا ہو چکی ہے۔ اتفاق کو قائم کر کے ہی ہم اسلام دشمنوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

ان کے بعد لیبیا کے وزارت اوقاف کے سیکرٹری جنرل کو دعوت خطاب دی گئی۔ انہوں نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور انکو خیر مقدمی کلمات سے نوازتے ہوئے کہا کہ اسلام آزادی، انصاف، مساوات اور خیر خواہی کا دین ہے۔ اور اسلامی اخلاق اقدار پر ہی انقلابی کمان کونسل کی بنیاد استوار کی گئی ہیں۔ لیبیا میں اسلامی قوانین کا سرچشمہ قرآن کریم ہے۔ سرزمین لیبیا میں غلامانہ ذہنیت اور طبقاتی کشمکش ختم کر دی گئی ہے۔ مخلوق خدا کو مساوات کا درجہ دیا گیا ہے اب جھکنا صرف ذات باری تعالیٰ کے لیے

مخصوص ہے یہاں انکو کوئی سروکار ہے نہ سروار زادہ!
ان کے بعد جلسہ کی رسمی کاروائی شروع ہوئی۔ شرکاء محفل نے بارہ موضوعات پر اظہار خیال کیا اور مختلف مضامین پر مقالے پڑھے گئے۔ ان مضامین کو پانچ مختلف نشستوں پر تقسیم کیا گیا ہے۔

اس کانفرنس میں جو کلیدی موضوع تھا وہ ختم نبوت اور تکمیل دین، سے متعلق تھا۔ اس موضوع پر اظہار خیال کے لئے ڈاکٹر محمد جنیدی، جناب زکریا احمد ڈاکٹر شوقی ابوخلیل اور جناب محمد بلاسی جناب محمد سعدی اور ڈاکٹر محمد سبح کو دعوت دی گئی۔

ان تمام حضرات کے مقالات کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور کی وفات درحقیقت ختم نبوت کی حفاظت ہے۔ آپ کی وفات کے بعد قرآن کریم کا معجزہ زندہ جاوید ہے اور قرآن کریم کا آفاقی معجزہ درحقیقت ختم نبوت کی نشانی ہے۔ جیسے قرآن کریم تحریف وتبدیل اور کمی زیادتی سے محفوظ ہے۔ اسی طرح ختم نبوت کا معجزہ کسی بھی تحریف وتبدیلی سے محفوظ ہے۔ جیسے قرآن کا انکار کفر ہے اسی طرح ختم نبوت کا انکار کفر ہے۔

آپ کے بعد کسی شخص کا دعویٰ نبوت سوائے جھوٹ دروغ گوئی کے اور کچھ نہیں۔ ماضی، حال اور مستقبل میں جس کسی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا وہ جھوٹا تھا۔ اور جھوٹا ہے۔ تاریخ اسلام میں جھوٹی نبوت کے واقعات جہاں جہاں ملیں اس کے پس منظر میں اسلام دشمن عناصر کی مکاری عیاری اور اسلام دشمنی کارفرما تھی۔

انہیں مقاصد میں سے امت اسلامیہ کو گروہ بندی میں ڈال کر اس کے اتحاد ملی کو پارہ پارہ کرنا تھا۔ جبکہ یہ حقیقت ثابت ہے کہ ختم نبوت کی بنیاد ہی دین ہے اور اس کا انکار سراسر بددینی شمار ہوگی۔

اس موضوع کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد اور حضرت مہدی منتظر کا ظاہر ہونا زیر بحث آیا۔ اور ان دونوں موضوعات پر سیر حاصل بحث کی گئی۔

دوسرا موضوع ختم نبوت کے ثقافت اسلامیہ پر اثرات کے عنوان سے زیر بحث آیا۔ اور یہ کہ ختم نبوت کی خصوصیات کے حوالہ سے امت مسلمہ پر کیا اثر ہوا۔ اس موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر طارق محمد بن نعمان اور عثمان حسین ایڈوائزر جناب جمال سلطان نے بھی اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت نے اسلام کی بنیاد کو مستحکم کر دیا ہے کہ ختم نبوت کی وجہ سے امت اسلامیہ کو اجتہاد اور استنباط مسائل کی ذمہ داری سونپ دی گئی اور امت مسلمہ پر یہ ضروری قرار دیا گیا کہ وہ آنے والے مسائل و مشکلات کی روشنی میں ان کا حل پیش کریں۔ اور تشریع اسلامی کی بقا کو مضبوط بنائیں۔ اور یہ کہ اسلامی ثقافت کو مضبوط بنیادوں پر استوار کریں۔ اور امت اسلامیہ کی کوششوں کو مضبوط، مستحکم شدہ اور ضمانت شدہ بنادیں۔ اور یہ کہ اسلام دشمنی کی کوششوں کو آگے بند باندھیں۔

مندرجہ ذیل سفارشات منظور کی گئیں۔

۱۔ مسلمانوں کی زندگی میں عقیدہ ختم نبوت کے موضوع کو اجاگر کیا جائے۔ اس مضمون کو تعلیم اور تربیت نصاب، بحث ومباحثہ، ادیبوں کے پلیٹ فارم پر ہر سمت سے مسلمانوں کو اجاگر کرکے اس کی اہمیت واضح کی جائے۔ اور ختم نبوت کے خلاف ہر قسم کے باطل نظریات کا قلع قمع کیا جائے۔

۲۔ ختم نبوت متعلق کانفرنس، سیمینار، علمی وفکری نشست، تکمیل دین، اور دوسرے متعلقہ موضوعات پر کانفرنس منعقد کرانے کا مسلسل اہتمام کیا جائے تاکہ ختم نبوت کی علمی وفکری حیثیت سے مسلمان شناسا ہوسکیں۔

۳۔ کانفرنس اس بات کا خیال رکھیگی اور سفارش کرتی ہے کہ اس دوروزہ بین الاقوامی کانفرنس کی کارروائی مقالات، سوالات وجوابات کو یکجا کرکے کتابی صورت میں عام مسلمانوں کو نفع کی خاطر شائع کیا جائے۔

۴۔ تمام اسلامی علمی اور فکری تنظیموں سے رابطہ کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ وہ اسلامی ثقافت اور ختم نبوت سے متعلق مواد کو محفوظ کریں اور ان تمام نظریات وخیالات کو جو ختم نبوت کے خلاف ہوں۔ پر سیر حاصل فکر کے انکو وا انکشاف اور واضح کریں تاکہ ختم نبوت کا عقیدہ کامل مکمل صورت میں مسلمانوں تک پہنچے۔

اٹھارہ ۱۸ افراد نے قادیانیت سے توبہ کرلی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رکن اور ہفت روزہ ختم نبوت کے پرانے معاون جناب چوہدری فضل الٰہی ریٹائرڈ ورکنگ ایجوکیشن آفیسر بہاولپور کی کوششوں اور تبلیغ سے حیدرآباد کے ۱۸ افراد نے قادیانیت سے توبہ کرکے اسلام قبول کرلیا۔ جن افراد نے اسلام قبول کیا ہے ان کے نام یہ ہیں: چوہدری غلام رسول ولد نذیر محمود، مسماۃ نذیراں زوجہ غلام رسول، چوہدری احسان الٰہی ولد غلام رسول مع اہل و عیال، چوہدری اکرام الٰہی صاحب ولد غلام رسول مع اہل و عیال، چوہدری جاوید اقبال، چوہدری شاہد اقبال، محمد عثمان ولد چوہدری احسان الٰہی، عمران ولد چوہدری احسان الٰہی، انہوں نے اپنے ایک تفصیلی بیان میں جس پر آٹھ ذمہ دار حضرات کے دستخط ہیں کہا کہ ہم دستخط کنندگان ذیل (۸) جملہ اٹھارہ افراد مع اہل وعیال کے صدق دل سے اسلام قبول کرتے ہیں۔ ہمیں جناب بزرگ چوہدری فضل الٰہی ولد محمد بخش کافی عرصے سے قادیانیت کے خلاف اور اسلام کی حقانیت پر تبلیغ کرتے رہے آخر ہم قائل ہوگئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا۔ وہ جھوٹا اور کذاب تھا اور حضرت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے اور آخری رسول ہیں آپ کے بعد جو بھی شخص نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ہم یوم آزادی کے مبارک موقع پر مرزائیت سے تائب ہوکر حلقہ بگوش اسلام ہورہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسلام پر استقامت عطا فرمائے۔ عوام ہماری استقامت علی الاسلام اور مغفرت کے لیے دعا فرمائیں۔ آمین۔

یہ ہے قادیانی مذہب

یہ مضمون مملکت عربیہ سعودیہ نے حج کے ایام میں شائع کرکے تقسیم کیا۔ بعض باتیں اس میں توجہ طلب ہیں۔ پھر بھی ہم اسے بلاترمیم و تنسیخ شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

شروع ساتھ نام اللہ کے جو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔

تمام تعریفیں صرف اللہ ہی کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا مالک ہے اور حق شناسوں کے لئے انعام خداوند ہے۔ اور درود و سلام تمام رسولوں کے سید المرسلین و خاتم النبیین پر اور ان کی طیب و طاہر آل و اولاد اور صحابہ پر اور ان پر جنہوں نے ان کا راستہ اختیار کیا اور ان کے نقش قدم پر چلے، قیامت کے دن تک۔

قادیانی مذہب (جو فرقہ احمدیہ کے نام سے بھی مشہور ہے) ایک جدید مذہب ہے۔ اس کی بنیاد ہندوستان میں اس دوران پڑی جب مسلمان اس برصغیر میں برٹش حکومت کے جوئے کو اپنے ملک سے اکھاڑ پھینکنے کا تہیہ کئے ہوئے تھے۔ تب انگریزی حکمرانوں کو مسلمانوں کو تقسیم کرنے اور ان کے آتشیں جوش کو ٹھنڈا کرنے کا سب سے زیادہ مؤثر ذریعہ یہ نظر آیا کہ غلام احمد قادیانی نامی ایک شخص کو جس کی پیدائش ایک مسلمان خاندان میں ہوئی تھی ایک ایسے مذہب کا اعلان کرنے کی طرف متوجہ کریں جو اجماع المسلمین کے بالکل خلاف ہو جس کے ذریعہ اسلام کے اصولوں کا ابطال کیا جا سکے۔ اور ان باتوں سے انکار کیا جائے جو اس کے علم میں اس مذہب کا ہی لازمی حصہ تھیں۔

اس نے دعویٰ کیا کہ وحی کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا تھا اور یہ کہ وہ خدا کی طرف سے جہاد کو موقوف کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا اور انگریز حاکموں کے ساتھ ہو جو اس کے بیان کے مطابق ارض ہند پر خدا کی رحمت کے ظہور کے طور پر بھیجے گئے تھے، صلح کرنے کے فرض کی دعوت دینے کے لئے مامور کیا گیا تھا۔

غلام احمد قادیانی کون ہے؟

غلام احمد نے اپنی کتاب استفتا جو ۱۳۱۲ھ میں نصرت پریس ربوہ، پاکستان میں طبع ہوئی کے صفحہ ۷۸ پر اپنا تعارف اس طرح کرایا ہے: میرا نام غلام احمد ابن مرزا غلام مرتضیٰ ہے اور مرزا غلام مرتضیٰ مرزا عطا محمد کا بیٹا تھا۔ اسی صفحہ پر وہ اپنے بارے میں کہتا ہے: اور میں نے اپنے والد سے سنا کہ ہمارے آباؤ اجداد مغلیہ نسل سے تھے مگر خدا نے مجھ پر وحی بھیجی کہ وہ ایرانی قوم سے تھے نہ کہ ترکی قوم سے۔ اس کے بعد کہتا ہے: میرے رب نے مجھے خبر دی ہے کہ میرے اسلاف میں سے کچھ عورتیں بنی فاطمہ سے تھیں۔ صفحہ ۱۴ پر وہ کہتا ہے "اور میں نے اپنے والد سے سنا ہے اور ان کے سوانح میں پڑھا ہے کہ ہندوستان میں آنے سے پہلے وہ لوگ سمرقند میں رہا کرتے تھے"۔

غلام احمد ۱۸۳۵ء یا ۱۸۳۹ء اور یا شاید ۱۸۴۰ء میں ہندوستان میں پنجاب کے موقع قادیان میں پیدا ہوا۔ بچپن میں اس نے تھوڑی سی فارسی پڑھی اور کچھ صرف و نحو کا مطالعہ کیا۔ اس نے تھوڑی بہت طب بھی پڑھی تھی لیکن وہ بیماریوں کی وجہ سے جو بچپن سے اس کے ساتھ لگی ہوئی تھیں۔ اور جن میں قادیانی انسائیکلوپیڈیا کے مطابق مالیخولیا (جنون کی ایک قسم) بھی شامل تھا وہ اپنی تعلیم مکمل نہ کر سکا۔

سیالکوٹ کو منتقلی

وہ نوجوان ہی تھا کہ ایک دن اسے اس کے گھر والوں نے اپنے دادا کی پنشن وصول کرانے کے لئے بھیجا۔ جو انگریزوں نے اس کی انجام کردہ خدمات کے صلے میں اس کے لئے منظور کی تھی۔ اس کام کے لئے جاتے ہوئے اس کا ایک دوست امام الدین بھی اس کے ساتھ ہو گیا۔ پنشن کا روپیہ وصول کرنے کے بعد غلام کو اس کے دوست امام الدین نے پھسلایا کہ قادیان سے باہر کچھ دیر موج اڑائی جائے۔ غلام اس کے جھانسے میں آ گیا اور پنشن کے پیسے تھوڑی ہی دیر میں اڑا دیئے گئے۔ پنشن کے پیسے ختم ہونے پر امام الدین نے اپنی راہ لی اور غلام کو گھر والوں کا سامنا کرنے سے بچنے کے لئے گھر سے بھاگنا پڑا چنانچہ وہ سیالکوٹ چلا گیا جو اب مغربی پاکستان کے پنجاب کے علاقہ میں ایک شہر ہے۔ سیالکوٹ میں اسے کام کرنا پڑا تو وہ ایک کچہری کے باہر بیٹھ کر عوامی عرضی نویسی کا کام کرنے لگا۔ جہاں وہ تقریباً ۱۵ روپے ماہوار کے بدلے تمام معاہدے رجسٹریوں کی نقلیں تیار کیا کرتا۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف۔۹۱۔صرافہ
میٹھادر کراچی فون۔ ۲۷۵۵۰۳

اس کے سیالکوٹ کے قیام کے دوران وہاں ایک شام کا اسکول قائم کیا گیا۔ جہاں انگریزی پڑھائی جاتی تھی غلام نے بھی اس اسکول میں داخلہ لے لیا اور وہاں اس نے بقول خود ایک یا دو انگریزی کتابیں پڑھیں پھر وہ قانون کے ایک امتحان میں بیٹھا لیکن فیل ہو گیا۔

پھر اس نے ۴ سال بعد سیالکوٹ میں اپنا کام چھوڑ دیا اور اپنے باپ کے ساتھ کام کرنے چلا گیا جو وکالت کرتا تھا۔

یہی وہ زمانہ ہے جب اس نے اسلام پر مباحثے منعقد کرنے شروع کئے اور یہ جائزہ کیا کہ وہ ایک ضخیم کتاب جس کا نام اس نے "براہین احمدیہ" رکھا تھا تالیف کرے گا جس میں وہ اسلام پر اعتراضات اٹھائے گا۔ تب ہی سے لوگ اسے جاننے لگے

حکیم نورالدین بھیروی

سیالکوٹ میں قیام کے دوران غلام احمد کا واسطہ حکیم نور الدین بھیروی نامی ایک منحرف شخصیت سے پڑا نورالدین کی پیدائش ۱۲۵۸ھ مطابق ۱۸۴۱ء سے بھیرہ ضلع شاہ پور میں ہوئی جو اب مغربی پاکستان کے علاقہ پنجاب میں سرگودھا کہلاتا ہے اس نے فارسی زبان میں خطاطی، ابتدائی عربی کی تعلیم حاصل کی ۱۸۵۸ء میں اس کا تقرر راولپنڈی کے سرکاری اسکول میں فارسی کے معلم کے طور پر ہو گیا۔

اس کے بعد ایک پرائمری اسکول میں ہیڈ ماسٹر بنا دیا گیا چار سال تک اس جگہ پر کام کرنے کے بعد اس نے ملازمت سے استعفیٰ دے دیا اور اپنا پورا وقت مطالعہ میں صرف کرنے لگا۔

پھر اس نے رامپور سے لکھنؤ کا سفر کیا جہاں اس نے حکیم علی حسین سے طب قدیم پڑھی۔ علی حسین کی صحبت میں اس نے دو سال گذارے پھر ۱۲۸۵ھ میں وہ حجاز چلا گیا جہاں مدینہ منورہ میں اس کا رابطہ شیخ رحمت اللہ ہندی اور شیخ عبدالغنی مجددی سے ہوا۔ اس کے بعد وہ اپنے وطن واپس آ گیا جہاں اس نے مناظرہ بازی میں کافی شہرت حاصل کی۔ پھر اس کا تقرر جنوبی کشمیر کے صوبہ جموں میں بطور طبیب ہو گیا۔ ۱۸۹۲ء میں اسے اس عہدے سے برطرف کر دیا گیا۔ جموں میں قیام کے دوران اس نے غلام احمد قادیانی کے بارے میں سنا پھر وہ گہرے دوست بن گئے چنانچہ جب غلام احمد نے براہین احمدیہ لکھنی شروع کی تو حکیم نورالدین نے اس کی تصدیق براہین احمدیہ لکھی۔

پھر حکیم نے غلام کو نبوت کا دعویٰ کرنے کی ترغیب شروع کی۔ اپنی کتاب سیرت المہدی میں ص۹۹ پر حکیم نے کہا کہ اس وقت اس نے کہا تھا: "اگر اس شخص (یعنی غلام) نے نبی اور صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کیا اور قرآن کی شریعت کو منسوخ کر دیا تو میں اس کے اس فعل کی ہرگز مخالفت نہیں کروں گا"

اور جب غلام قادیان گیا تو حکیم بھی اس کے پاس وہیں پہنچ گیا اور لوگوں کی نگاہ میں غلام کا سب سے اہم پیرو بن گیا

ابتداء میں غلام نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا تھا لیکن بعد میں اس نے کہا کہ وہ مہدی موعود تھا حکیم نورالدین نے اسے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرنے کے لئے تیار کیا۔ اور ۱۸۹۱ء میں غلام نے دعویٰ کر دیا کہ وہ مسیح موعود تھا اور لکھا:

"درحقیقت مجھے اسی طرح بھیجا گیا جیسے کہ موسیٰ کلیم اللہ کے بعد عیسیٰ کو بھیجا گیا تھا اور جب کلیم ثانی یعنی محمد آئے تو اس نبی کے بعد جو اپنے اعمال میں موسیٰ سے مشابہت رکھتے تھے ایک ایسے نبی کو آنا تھا جو اپنی قوت طبیعت اور خصلت میں عیسیٰ سے مماثلت رکھتا ہو۔ آخرالذکر کا نزول اتنی مدت گذرنے کے بعد ہونا چاہئے جو موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم کے درمیان فصل کے برابر ہو یعنی چودھویں صدی ہجری میں۔"

پھر وہ آگے کہتا ہے:

"میں حقیقتاً مسیح کی فطرت سے مماثلت رکھتا ہوں اور اسی فطری مماثلت کی بنا پر مجھ عاجز کو مسیح کے نام سے عیسائی فرقہ کو مٹانے کے لئے بھیجا گیا تھا کیونکہ مجھے صلیب کو توڑنے اور خنازیر کو قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا میں آسمان سے فرشتوں کی معیت میں نازل ہوا ہوں جو میرے دائیں اور بائیں تھے۔"

جیسا کہ خود غلام احمد نے اپنی تصنیف ازالہ اوہام میں اعلان کیا، نورالدین نے درپردہ کہا کہ دمشق سے جہاں مسیح کا نزول ہونا تھا، شام کا مشہور شہر مراد نہیں تھا بلکہ اس سے ایک ایسا گاؤں مراد تھا جہاں یزیدی فطرت کے لوگ سکونت رکھتے تھے۔

پھر وہ کہتا ہے:

"قادیان کا گاؤں دمشق جیسا ہے اس لئے اس نے ایک عظیم امر کیلئے مجھے اس دمشق یعنی قادیان میں اس مسجد کے ایک سفید مینار کے مشرقی کنارے پر نازل کیا جو داخل ہونے والے ہر شخص کے لئے جائے امان ہے" اس کا مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنے منحرف پیروؤں کے لئے قادیان میں جو مسجد بنائی تھی وہ اس لئے تھی کہ جس طرح مسلمان مسجد الحرام کے حج کے لئے جاتے ہیں اسی طرح اس مسجد کے حج کے لئے آئیں گے اور جس میں اس نے ایک سفید مینارہ تعمیر کیا تھا مینارہ بعد میں تعمیر ہوا تاکہ لوگوں کو اس کے ذریعہ یاد کرایا جا سکے کہ مسیح کا یعنی خود اس کا نزول اسی مینارہ پر ہوگا۔

احمد کا نبی ہونے کا دعویٰ

غلام احمد نے اپنے گمراہ پیروؤں میں سے ایک شخص کو قادیان میں اپنی مسجد کا پیش امام مقرر کیا تھا جس کا نام عبدالکریم تھا، جیسا کہ خود غلام نے بتایا، عبدالکریم اس کے دو بازوؤں میں سے ایک تھا جبکہ حکیم نورالدین دوسرا۔

۱۹۰۰ء میں عبدالکریم نے ایک بار جمعہ کے خطبہ کے دوران غلام کی موجودگی میں کہا کہ مرزا غلام احمد کو خدا کی طرف سے بھیجا گیا تھا اور اس پر ایمان لانا واجب تھا۔ اور وہ شخص جو کہ دوسرے نبیوں پر ایمان رکھتا تھا لیکن غلام پر نہیں، وہ دراصل نبیوں میں تفریق کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے قول کی تردید کرتا تھا جس نے مومنین کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

"ہم اس کے نبیوں میں سے کسی میں بھی تفریق نہیں کرتے"

اسی خطبہ نے غلام کے پیروؤں میں باہمی نزاع پیدا کر دیا جو اس کے مجدد، مہدی معہود اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ رکھتے تھے۔ لہٰذا جب انہوں نے عبدالکریم پر تنقید کی تو اس نے اگلے جمعہ کو ایک اور خطبہ دیا۔ اور غلام کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ میرا عقیدہ ہے کہ آپ اللہ کے رسول اور اس کے نبی ہیں۔ اگر میں غلط ہوں تو مجھے تنبیہ کیجئے" اور نماز ختم کرنے کے بعد جب غلام جانے لگا تو عبدالکریم نے اسے روکا اس پر غلام نے کہا "یہی میرا دین اور دعویٰ ہے"

باقی آئندہ شمارہ میں

بقیہ: مکتوب پشاور

لندن کے تحقیقاتی ادارے کے ڈائریکٹر جو

عاری نے جعلی سرکاری پاسپورٹوں کے سکینڈل میں ملوث بڑے ملزم ظہور احمد کے حوالات سے پراسرار فرار ہونے کے سلسلے میں ایف آئی اے پشاور زون امیگریشن ونگ متعلقہ انچارج اسسٹنٹ ڈائریکٹر امان اللہ خان کا فوری طور پر تبادلہ ایف آئی اے ہیڈ کوارٹر اسلام آباد کر دیا ہے۔ امان اللہ خان احکامات ملتے ہی اسلام آباد روانہ ہو گئے۔ جبکہ اس اسکینڈل کی انکوائری کے لیے دو ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں جنہوں نے تحقیقات شروع کر دی ہے اور اس ضمن میں متعدد اہلکاروں سے ان کے بیانات بھی قلمبند کر لیے گئے ہیں تفصیلات کے مطابق چند روز قبل ایف آئی اے کے ڈائریکٹر نے ہوائی اڈا کراچی سے بیرون ملک سرکاری پاسپورٹوں پر غیر قانونی طریقے سے جانے کے الزام میں گرفتار کر کے انہیں پشاور زون کے حوالے کر دیا تھا۔ اور بعد میں ان کی نشاندہی پر ملزم ظہور احمد اور اس کے والد کو گرفتار کر کے پوچھ گچھ شروع کر دی گئی تھی لیکن گزشتہ روز ایف آئی اے پشاور امیگریشن عملے کی ملی بھگت سے ملزم ظہور احمد فرار ہو گیا جس پر ڈائریکٹر جنرل نے پانچ اہلکاروں کو جن میں ایک سب انسپکٹر، ہیڈ کانسٹیبل اور کانسٹیبل شامل ہیں معطل اور دو اہلکار جو نگرانی پر مامور تھے گرفتار کرنے کے احکامات جاری کر دیئے بعد میں مذکورہ اہلکاروں کو ریمانڈ کے بغیر جیل بھیج دیا گیا تھا جس سے معلوم ہوا کہ بعض دوسرے اہلکار بھی اس میں ملوث ہیں۔

بقیہ: نصرانی کا قبول اسلام

اسلامی عقیدہ صاف و شفاف عقیدہ ہے اسے وہی سمجھ سکتا ہے جو عقل سے کام لے۔ اور تعصب کی عینک اتار کر اسے دیکھے میں نے اسلام میں آ کر خدا کی معرفت حاصل کی اور اللہ کی معرفت ہی نجات کی اساس ہے جس معرفت سے نصرانی نا آشنا اور ناواقف ہیں یہی وجہ ہے کہ جو شخص اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ وہ پھر کبھی اس سے مرتد نہیں ہوتا

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

بقیہ: حاکم وقت

گیا اور تیزی سے اس کی طرف چل پڑے۔ مامون نے لوگوں سے کہا کہ اسے بالکل نہ چھیڑو۔

پھر مامون نے اپنے غلاموں سے اجنبی کو تیس ہزار درہم دینے کے لیے کہا۔ یہ وہی مقدار تھی جس کا اس نے دعویٰ کیا تھا۔ جب چاکروں نے روپے لا کر مامون کے سامنے رکھ دیئے۔ تو مامون اس اجنبی کو ساری رقم پیش کرتے ہوئے یوں گویا ہوئے۔

یہ رقم اپنے گھر لے جاؤ! یہ ہرگز نہ سمجھو کہ میں نے جھوٹ موٹ حلف اٹھا کر اور پھر تمہیں تمہارا مال دے کر اپنا دین و دنیا دونوں کو تباہ کیا خدا جانتا ہے کہ میں تمہیں یہ مال صرف اپنی رعایا سے خوف کھا کر دے رہا ہوں تاکہ وہ دیکھ لے۔ کہ میں نے تمہیں اپنے واجبات سے روکا اور اپنی قدرت سے مال دیا۔ کیونکہ میری رعایا یہ خیال کرتی ہے کہ میں دونوں چیزوں کی قربانیاں نہیں دے سکتا تھا۔

یہ تو مسلّم ہے کہ اس آدمی نے مامون کی قسم دہائی پر صرف اسی غرض سے اس قدر ضد کی تھی کہ مامون قسم کھانے سے گریز کرتے ہوئے مال دینے کو ہی پسند کرے گا اور وہ بخوشی اسے لے لے گا۔ لیکن مامون نے بظاہر تو حلف اٹھانے کو ہی ترجیح دی تاکہ اس کی طرف سے کسی کو شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہ رہے اور اس ڈر سے بھی کہ کہا جائے کہ مامون نے کسی کی حق تلفی کی تھی جو قاضی کے فیصلے سے دلوایا گیا۔ پھر جب یمین برہ کے ساتھ شک و شبہ کا کوئی احتمال باقی نہ رہا۔ تو آدمی کے سامنے وہی رقم پیش کر دی جس کا اس نے مطالبہ کیا تھا اب اس آدمی پر بھی بات بڑی شاق گذری تھی کہ وہ اتنی حیلہ سازی کے بعد بھی تہی دستی کے عالم میں بے نیل مرام گھر واپس لوٹتا ..... کیا یہ معاملہ یہیں اختتام پذیر ہو گیا؟ نہیں! ہرگز نہیں!! یقیناً وہ آدمی بڑا ہی چوکس اور معاملہ فہم تھا۔ اپنی پیش بینی اور دور اندیشی کی بدولت وہ ..... اسی وقت تاڑ گیا کہ حاشیہ نشینوں کی سرخ نگاہیں اسے گھور رہی ہیں لہٰذا اگر وہ اسی طرح تن تنہا روانہ ہوا تو وہ مال کو تو چھین ہی لیں گے۔ مزید براں اس سے ایک عبرت ناک انتقام لے کر ہی دم لیں گے....

چنانچہ وہ باآواز بلند پکارا "اے امیر المومنین"

مامون: ۔ پھر کیا چاہتے ہو؟

اجنبی: ۔ میرے مال کی کوئی حفاظت میسر نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ کسی محفوظ جگہ میں اسے پہنچا دوں۔

مامون: ۔ کیوں نہیں؟ ضرور ہو سکتی ہے خدا کی قسم

پھر مامون نے اس کی محافظت کے لیے چند اشخاص کو متعین کر دیا حتیٰ کہ وہ با امن و امان اپنی امن گاہ کو پہنچ گیا۔

بقیہ: فاروق اعظمؓ

کی تعمیر، قومی رضاکاروں کے ماہانہ مشاہرہ کا تعین، لائق کاشت زمینوں کا سروے، بنجر زمینوں کی آبادکاری، نیو ٹاؤن شپ اسکیم، مردم شماری کا محکمہ، محکمہ پولیس کا قیام، سزا یافتہ لوگوں کی کفالت، محکمہ افتاء کا قیام، فوجداری کے محکمہ کا قیام، آبپاشی اور نہری منصوبوں کا اجراء، مال گذاری کے محکمہ کا قیام، لاوارث اور ضعیف لوگوں کی کفالت کا انتظام، پبلک ورکس اسکیم، سرائے اور مہمان خانوں کی تعمیر، زمانہ حج میں گورنروں کا محاسبہ میٹنگز، قرآنی تعلیمات کا منظم سلسلہ، مدرسین کا تقرر، محکمہ اوقاف کا قیام، مساجد کی تعمیر، تراویح کے نوافل میں قرآن حکیم کی تلاوت کا اہتمام، یہ اور ایسی دیگر بے شمار اصلاحات فاروقی دور کی یادگار مثالیں ہیں جن سے تاریخ کا دامن معمور ہے۔

شخصی جامعیت

اللہ کریم نے اس عظیم انسان میں بیک وقت کئی خوبیاں یکجا کر دی تھیں وہ بیک وقت امیر بھی تھے فقیر بھی تھے سراپا جلال بھی، پیکر جمال بھی، عالم بھی، عامل بھی، عابد شب زندہ دار بھی، مجاہد سر بکف بھی، حق پرست بھی، باطل شکن بھی بقول حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ عمرؓ فرد واحد ہونے کے باوجود کئی عظیم انسانوں کی استعداد و صلاحیت کا مجموعہ ہے جنہوں نے اپنے اپنے دور میں تاریخ کے سینے پر انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔

A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

Do you want: Your money should be spent on making Muslims into Apostates?

Certainly your answer will be: No.

But you are! Unintentionally, unknowingly.

How: In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam.

Do you know: A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah.

What work this Centre does: It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates.

Alas: Your money is used against your very Deen and you are unaware.

Realise: You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis.

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

Q'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

جنّت میں گھر بنائیں

ارشادِ نبویؐ

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں بنائینگے۔"

سب سے اچھی جگہ مسجدیں ہیں
—— الحدیث

پُرانی نمائش چوک پر واقع

"جامع مسجد بابُ الرّحمت (ٹرسٹ)

خستہ حالی اور بوسیدہ ہوجانے کی وجہ سے شہید کردی گئی ہے اور اب اس کی ازسرِ نو تعمیر کا کام شروع ہوچکا ہے۔ اہلِ خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں دل وجان سے حصہ لیکر مسجد کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچائیں۔ اس وقت نقد رقوم کے علاوہ سیمنٹ، لوہا، بجری، ریت اور متعلقہ تعمیری سامان کی اشد ضرورت ہے۔ جو دوست جس صورت میں بھی تعاون کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ:۔ واضح رہے کہ دفترِ ختمِ نبوت بھی اسی مسجد میں واقع ہے۔

جامع مسجد بابُ الرّحمت (ٹرسٹ)

پُرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳، فون نمبر:۔ ۷۷۸۰۳۳۷

اکاؤنٹ نمبر ۶۷۲ الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ